



نتيجة فكر: حضرت والمفقاى والرقاق مقامي والمرقاق المرقاق المرقة والمرقاق المرقاق المرقاق المرقاق والمرقة المرقة والمرقة المرقة والمرقة والمرقة

كانى ومصتم الجابعة الاسكزمية مسينج ليجلوم ربن كلوز وضيفة تفتراً قدس شَاه في منطق مشيئن ثن عنه رحة الدَّعِيني فاظم مظاهر علومٌ وقف سَهَا دنيوُرُ

مُكتبيع المتت كي فينه ونبكلور

جمله حقوق بهق ناشر محفوظ ہیں



ام تاب ا والتح الكين بند

نتيجة فكر : حَفَرْتُ مُؤَلِانًا ؟ فَتِي مُحِرِّ شِعِيبُ اللَّرْخَالَ صَامِفَا فَي وَابْرَكَا مُ

كانئ ومهتم المجاده الوشكامية المستخ ليجلوم ربنتكاوز وهيفة تفتراً قدس شاهفتي مفاقد شيئة تشارعه للديكارة كالمواجل ترقف رشفار شيوكر

صفحات : 208

تاریخ طباعت : ۱۰روسی الثانی را ۱۳۳۳م، هجری

اش كيمبيت المتي المراكز المراك

كَ أَوْتُ دُّيرِير : فيضل السن عَبْلِلنَّالْ مُوبَالُ بْر 9845176837

موبائل نمبر : 9036701512 / 09634830797

maktabahmaseehulummat@gmail.com : ای میل

فهرست

9	سخن اولین
۱۵	تفسيرقل هواللداحد
M	ہے حمد تیری ہرا یک لب پر
19	مسبهى كاوه مولا
۲۵	درگاه تری یارب







۳.	منظوم سورؤ فاتحه
۳۱	دعا ما نگثا ہوں
٣٢	جب ملاتو مجھے
٣٣	رحمان نام تبرا
٣٦	سائل تزے کرم ہے
٣2	مجھے عشق کا بیار بنادے
٣9	عجزونیاز به بارگاه رب بے نیاز
2	ہم تواس قابل نہ تھے
مهم	مری زندگی بنادے



لطف وكيف جينے ميں ۴۸ ہ تش^عشق گر ۵۰ یا دمیں تیری بیدل ہوگیا ۵۲ بخشاکسی کی یا دنے در دجگر مجھے ۵۴ صله میں توبس ایک نظر حیا ہتا ہوں ۵۲ اس کا میں نشان ہوتا ۵۸ انہیں کا کرم دیکھتے ہیں 4. جز خدا کوئی پیارانہیں 45 ميرامولاسب كايبار 40 ملاہے کرم سے 40 دل جلالينے كانام 42 تير حقربان پيجان حزيں **N**F دل کوغیروں سے بیانا ہے مجھے 4











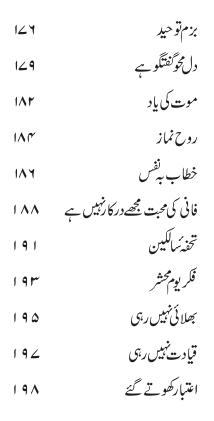
1++	وہ جب امی لقب والے
1+1	تاجداراولیں وآخریں
1+1"	سب چھآپ ہی کا صدقہ ہے
1+1~	بالاہے تصورے بیر فقار محمر
1 + 7	عجب بير كرشمه ديكھنے
1 • 1	ببسوئے طیب میں جار ہاہوں
11+	پھراک بارطیبہ کا سفر ہوتا
111	ہواروش جہاںسارا
116	لياً خرى پيغام ختم رسل آيا
110	دل کی جلایا د <i>مج</i> ر
117	نبی کی یا دبس گئی
119	مثالِ رخِ تاباں ہے کہاں؟
177	شان خيرالبشر
١٢٣	رحمت مصطفیٰ د کیھتے رہ گئے
177	حپکتے ہیں دروبام رسول
١٢٨	جب ذ کر محمد ہوتا ہے

المراب الت القريب التي الق

۸۲	یہ میرے نبی کامقام ہے
۸۴	عشق نبى ميں جلا بھنا كروں
۲۸	جگانے مصطفیٰ آئے
۸۸	عام ہےلطف اے ذی حشم آپ کا
9 +	لقب لے کے رحمت وہ آئے محمد
9 ٢	تو حید سے روشن ہوئے
9 m	یہی سوز دل کی سبیل ہے
9 %	نبی کا مقدس حرم د کیھآئے
90	نسخدمير بے در دوں کا
9 4	رحمت سر کار مدینه کی
9 1	خاتم مرسلان آئے



رہے نسبت کسی صورت	114
تاریکیٔ جہاں میں ہے تنویرآ پ سے	اسا
صدقہ میں ان کے دربار چمکے	١٣٢
اے کاش کہ تعریف نبی میراہنر ہو	١٣٣
جہاں رفعتیں ہیں جھکی جھکی	١٣٦
دونوں جہاں ہے کم نہیں	114
لب په سجالوں نام محمد	114
سب پپروه رحمت لڻا گيا	اما
السلام اینبوت کے ماہ تمام	۳۳۱
کچ ^{عش} ق نقاضا کرتاہے	١٣٧
مدینهٔ کاسال دیکھا	169
آپ کا اعلیٰ مقام احجِمالگا	ا۵ا
نازش انس وجاب	125
آئے محمد تو چھائی ہے رحمت	۱۵۵
سوار ہوتو سوار ابیبا	102
خیرالوری کا نام	109





171	صدائے فطرت
1411	مناقب قرآن حكيم
٢٢١	بيغام توحيدوسنت
179	فضيلت حافظ قرآل
اکا	نازان نہیں ہوتا
1 کس	تا ثير صحبت اولياء
۱۷۴	انقلاب مصرکے پس منظر میں





نذرانه عقیدت (حضرت مولانا شاه ابرارالحق ۲۰۲ تهنیت (حضرت مفتی مظفر حسین ۴۰۹ تهنیت (برموقعه دورهٔ حدیث) ترانهٔ مدارس اسلامیه ترانهٔ جامعه اسلامیه ترانه جامعه اسلامیه ترانه جامعه اسلامیه ترانه جامعه اسلامیه ترانه جامعه اسلامی ترانه به ترانه





شعروشاعری میرانه کوئی مشغله تھا، نداس سے کوئی مناسبت، اسی حال میں عمر کی پینتالیس منزلیس گزرگئیں، پھرا جاپتک ایک دن ہوا بیہ کتفییر قرطبی کا مطالعہ کر رہاتھا کہ مطالعہ کے دوران ایک واقعہ نظروں سے گزرا، وہ بیرکہ

''امیرالمؤمنین مامون الرشید کے پاس ابوعلی المنقری
آئے تو مامون الرشید نے کہا کہ مجھے یہ بات پینچی ہے کہ آپ
امی ہیں اور شعر ٹھیک سے پڑھ نہیں سکتے اور اس میں غلطی کر
جاتے ہیں۔انھوں نے عرض کیا کہ امیر المؤمنین! جہاں تک
شعر میں غلطی کا تعلق ہے تو بات یہ ہے کہ بھی سبقت لسانی سے
الیا ہوجا تا ہے اور رہی بات امی ہونے اور شعر کے وزن کو تو ڑ
دینے کی تو اللہ کے رسول؛ عَلبہ لالقلاق ولالنّولام بھی امی تھاور
شعر نہیں پڑھ سکتے تھے۔اس پر امیر المؤمنین نے کہا کہ میں نے
شعر نہیں پڑھ سکتے تھے۔اس پر امیر المؤمنین نے کہا کہ میں نے
اپنا چوتھا عیب بھی کھول دیا ، یعنی جہالت ، پھر کہا کہ اے جابل!
یوا می ہونا اور شعر نہ پڑھ سکتارسول اللہ عَلبہ لالقلاق ولالنّوام کے
لیا تو فضیات تھی اور یہ تیرے اور تجھ جیسے لوگوں کے اندر عیب کی



بات ہے، آپ عَلنہ لالفلاہ ولالنّلام کوشعر سے اس لئے منع فرمایا گیا کہ آپ سے ایک بدگمانی کو دور کرنا مقصد تھانہ کہ شعر میں کسی عیب کی وجہ ہے'۔ (قرطبی: ۵۱/۱۵)

یہ دا قعہ میرے لئے ایک مہمیز کا کام کر گیا اورا یک عجیب ساجذ بہوشوق شعر وشاعری سکھنے کا پیدا ہو گیا۔

مرسیمتا کیسے؟ سوچتے سوچتے اس نتیج تک پہنچا کہ اسسلمہ کی فئی کتب لی جا کیں اور سیمنے کی کوشش کی جائے ، الحمد للہ کہ اسسلمہ میں کوشش کا نتیجہ یہ ہوا کہ صرف ایک ماہ کے اندر شعر گوئی کہتے یا تک بندی کہتے ، کرنے لگا اور حمد باری و مناجات ، نعت نبی ، عشق ومعرفت وغیرہ پر اپنے جذبات و خیالات کی عکاسی اور واردات قلبی کی ترجمانی کا ایک آلہ میسر ہوگیا۔

شعرگوئی کابیسلسارزیادہ تر اورعمو مااسفار کے مواقع پرمیسر ہوتا؛ کیونکہ کچھ لمحات فرصت چلتے چلتے ان مواقع پرمل جاتے ہیں بھی ریل میں تو بھی بس میں ، کبھی کار میں تو بھی ہوائی جہاز میں بیٹھے بیٹھے بیسلسلہ چلتا رہتا اور میں اپنے جذبات وواردات کوشعر کے لباس میں ڈھالتار ہتا تھا، چنانچہ بیشتر اشعاراسفار ہی کے موقعہ پر لکھے گئے ہیں۔

مجھی خیال نہیں تھا کہ یہ میرایہ شعری کلام مراحل طباعت کی گراں باری کا متحمل بھی ہوسکے گا اور نوبت بیآئے گی کہ جھے اس کا کوئی مقدمہ بھی تحریر کرنا پڑے گا،اگر چہ کہ میر ہے احباب ہمیشہ سے اس کی طباعت واشاعت کا تقاضا کیا کرتے تھے، مگر میں اس کواس قابل نہیں ہجھتا تھا کہ یہ کلام شائع ہو، اس لئے میں ہر باراس



کوٹالتا ہی رہا،مگر جب بعض حلقوں واحباب کی جانب سے بہشدت اس کا مطالبہ ہوااور بالخصوص میرےءزیز محبی مولا نامحمرز بیراحمد هظه الله تعالی جواحقر کی کتب کی اشاعت كاايك خاص ذوق وفكرر كھتے اوراس سلسلے میں قابل قدر ولائق رشك کوشش کرتے رہتے ہیں اور انھیں کی وجہ سے احقر کی متعد علمی واصلاحی تصانیف منظرعام برآئیں اورعدہ طباعت کے ساتھ آراستہ ہوئیں ،اللہ تعالی ان کو جزائے خیرعطا فرمائے اورا بمانی وروحانی اورعلمی عملی تر قیات سے مالا مال فرمائے ،ان کا بڑا تقاضا ہوا کہاس کلام کومنظرعام پر لایا جائے ،ان کا کہنا تھا کہ متعدداہل علم اور اہل مدارس بھی اور دوسر سے طبقات کے لوگ بھی مختلف جگہ سے اس کی اشاعت کا برابر تقاضا کرتے رہتے ہیں،لہذااس کی طباعت کی اجازت دی جائے ، نیز انھوں نے اس کلام کومیری بیاض سے فقل کرنے اور مرتب کرنے کا کام بھی شروع کر دیا تواحقرنے اللہ کا نام کیکراس کی اجازت دیدی، مگراس میں پورا کلام جمع کرنے کے بجائے چنداصناف تک اس کومحدودرکھا گیاہے،ایک حمد باری، دوسرے مناجات، تيسر عشق ومعرفت (تصوف)، چوتھ نعت نبی بزبان عربی واردو، پھراخير ميں چندنظمیں وتر انے ،اس کےعلاوہ دیکراصناف سخن پر کی گئی طبع آ ز مائی کوسی اور وقت کے انظار میں رکھ دیا گیاہے۔

یہاں یہ عرض کرنا ناگزیر ہے کہ ان اشعار میں اپنے قلبی جذبات و واردات کا اظہار کیا گیا ہے، جس میں بہت بہت ممکن ہے کہ فنی لحاظ سے کوئی کسر و کمی رہ گئی ہو، لہذااس سلسلے میں اہل فن سے معذرت خواہی کرتے ہوئے اسی وقت موزوں ہوئے چندا شعارییش خدمت کرتا ہوں:

یہ دردِ معرفت کا اک بح بے کرال ہے جو لفظ کی خطا ہو ، ترتیب میں خلل ہو تو تم سمجھ ہے لینا عشاق کا نشاں ہے یاؤ نه ربط گر تم شمجھو ضرور اس میں اہلِ جنوں کی عادت ہر لفظ سے عیاں ہے گر وزن شعر میں کچھ دیکھو خلل تو جانو جذبات کی نوا ہے، شاعری کہاں ہے ؟ کوئی صدا ہے لب کی کوئی صدا ہے دل کی میری پیہ شاعری تو دل ہی کی ترجماں ہے اخیر میں اللّٰد تعالی ہے دعا گوہوں کہ وہ اس مجموعہ کلام کواینے دربار عالی وقار میں شرف قبول بخشے اور کسی بھی قتم کی لغزش ہوئی ہوتو محض اینے کرم سے معاف فرمائے اور جن احباب کی طلب و تقاضے نے اس کومنصہ شہود برظاہر ہونے میں اپنا کردارادا کیا ،ان سب کے حق میں بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی ان کواجر

کہہ دو سخن وَرُول سے یہ عشق کا بیاں ہے



فقط محرشعيب للرخان

۸رر میج الاول ۱۳۳۷، جری ۳۱روشمبر ۱۴، ۲۰ عیسوی

جزیل سےنوازے،آمین پاربالعالمین۔





حدباری ہے بشر کی بے بسی

تعریف تیری مجھ سے بیاں ہو سکے کہاں ممکن نہیں بشر سے ثناء کر سکے بیاں دھولوں میں گرچہ مشک سے عبر سے بار بار تیری ثناء کے پھر بھی ہیے لائق نہیں زباں

تىفسىر **قلھواللەاحد** مىمىمىن

ذكرِ رب ہو حرزِ جال قل هو الله احد ول مرااس كامكال، قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدُ وصف ہوكس سے بیاں اے فدائے مہربال جبد ہے تو ہے گمال، قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدُ كون ہے ثانی ترا، كون ہے ہمسرترا ذات تیری بے نشال، قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدُ ہر ججرتیرا نشال ہر شجر تیرا بیاں ذرہ ذرہ میں نہاں، قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدُ عُرْش پر جلوہ ترا بیاں فرش پر جلوہ ترا پیال فضل تیرا ہے كرال، قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدُ سب كاتو حاجت رواسب كاتو مشكل كُشا فضل تیرا ہے كرال، قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدُ شان تیری كُمْ یَلِدُ اور وَلَمْ یُوْلَدُ بھی ہے شاہدترا تو خدائے دوجہال، قُلْ هُوَ اللّهُ اَحَدُ کُوکِ وَکْمِ وَلَمْ مُولِلُهُ اَحَدُ کُوکِ وَکْمِ وَلَمْ مُولِلُهُ اَحَدُ عُلَا اِسْ وَمْر ہر ہے شاہدترا تو خدائے دوجہال، قُلْ هُوَ اللّهُ اَحَدُ کُوکِ وَکْمِ وَلَمْ مُولِلُهُ اَحَدُ عُلَا وَکُمْ وَلَلْهُ اَحَدُ اِللّٰهُ اَحَدُ اللّٰهُ اَحَدُ اللّٰهُ اَحَدُ اللّٰهِ اَحَدُ اللّٰهُ اِحْدُ اللّٰهُ اَحَدُ اللّٰهُ اَحَدُ اللّٰهُ اَحَدُ اللّٰمُ اللّٰهُ اَحَدُ اللّٰهُ اَحَدُ اللّٰهُ اَحْدُ اللّٰهُ اَحْدُ اللّٰهُ اَحْدُ اللّٰهُ اللّٰهُ اَحْدُ اللّٰهُ اَحْدُ اللّٰهُ اللّٰهُ اَحْدُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللهُ اللهُ اللّٰهُ اللهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰ

جان میری ہے فدا اے شعیب اس ذات پر جس کی وحدت کا بیاں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

ہے جمر تیری ہر ایک لب پر حصصت

ہے ذات تیری سب سے بلندر الله اکبر الله اکبر

ہے ذات تیری سب سے بلندتر ہے ہے وصف تیرا سب سے بلندتر سب کا ہم مولی سب سے ہرتر ہے ہے حمد تیری ہرایک لب پر الله اکبئو ، اَلله اَکبئو ، اَلله اَکبؤ ، اَلله اِکبؤ ، اَلله اِکبؤ ، اِلله اِلله اِکبؤ ، اِلله اِکبؤ ، اِلله اِلله اِلله ، اِکبؤ ، اِلله ، اِلله ، اِکبؤ ، اِکبؤ ، اِلله ، اِکبؤ ،

اے عرش والے ،اے فرش والے ، جلوے ہیں تیرے سب سے زالے عالم میں روش تجھ سے اُجالے ، ہے حمد تیری ہرایک لب پر الله میں روش تجھ سے اُجالے ، اَلله اَکْبَوُ ، اَلله اَکْبَوُ ، اَلله اَکْبَوُ ،

اللهُ اَكْبَرُ ، اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ ، اللهُ اَكْبَرُ

سب سے مقدس ہے نام تیرا ﷺ لینا و دینا سب کام تیرا بالا رسائی سے بام تیرا ﷺ ہے حمد تیری ہرایک لب پر اَللَّهُ اَكْبَرُ ، اَللَّهُ اَكْبَرُ اَللَّهُ اَكْبَرُ ، اَللَّهُ اَكْبَرُ

جن وملک سب بندے ہی ٹھیرے ﴿ غوث وقطب سب محتاج تیرے تو ہی صد ہے ، مولا اے میرے ﴿ ہے حمد تیری ہر ایک لب پر اللهُ اَکُبَو مُ اَللّٰهُ اَکُبَو مُ اللّٰهُ اَکُبَو اللّٰهُ اَکُبَو مُ اللّٰهُ اَکْبَو مُ اللّٰهُ اللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰهُ الل

جس کودیا ہے تونے دیا ہے ہی جس سے لیا ہے تونے لیا ہے قبضے میں تیرے اخذ وعطاء ہے ہے حمد تیری ہر ایک لب پر الله اکجبو الله اکجبو الله اکجبو الله اکجبو الله اکجبو الله اکجبو الله اکجبو

ارض وسامیں تو ہی نہاں ہے ، شمس وقمر سے تو ہی عیاں ہے لعل و گہر میں تیرا نشال ہے ، ہے حمد تیری ہر ایک لب پر

اَللَّهُ اَكْبَرُ ، اَللَّهُ اَكْبَرُ اَللَّهُ اَكْبَرُ ، اَللَّهُ اَكْبَرُ

تیرا ہی چرچا ہر چار سُو ہے ہم ہرشی میں تیری ہی رنگ وبوہے دیکھا جدھرمیں واں تو ہی توہے ہے حمد تیری ہر ایک لب پر

> اَللهُ اَكُبَرُ ، اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ ، اَللهُ اَكْبَرُ

اے ذات واحد معبود تو ہے ہمسجود تو ہے مشہود تو ہے کہہ دے شعیب اب مقصود تو ہے ہے حمد تیری ہر ایک لب پر

اَللَّهُ اَكْبَرُ ، اَللَّهُ اَكْبَرُ اللَّهُ الْكَبَرُ اللَّهُ الْكَبْرُ اللَّهُ الْكَبْرُ اللَّهُ الْكَبْرُ اللَّهُ الْكَبْرُ اللَّهُ اللَّهُ الْكَبْرُ اللَّهُ الْمُعْمِدُ اللَّهُ الْكُمْرُ اللَّهُ الْكُمُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ الْمُعْرِدُ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ



سبھی کاوہ مولا جیست

هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ، هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ، هُوَ اللّٰهُ آكُبَر

وہ سب سے نرالا، وہ سب سے مُتور وہ تعظیم والا، وہ سب سے ہے برتر وہ عزت کا مالک، وہ بندوں کا رہبر سجی کا وہ مولا، سجی کا وہ داوَر

هُوَ اللَّهُ آكُبَرُ، هُوَ اللَّهُ آكُبَرُ هُوَ اللَّهُ آكُبَرُ هُوَ اللَّهُ آكُبَرُ هُوَ اللَّهُ آكُبَر

ہے سب کبریائی کا حقدار وہ ہی خدائی کا ساری سزاوار وہ ہی ہی ہے جمہ و ثنا کا روادار وہ ہی بتاؤ تو ہے کون اس کے برابر

هُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ، هُوَ اللّٰهُ اَكْبَرُ هُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ، هُوَ اللّٰهُ اَكْبَر ہیں غوث و قطب سب غلام اس خدا کے نبی یا ولی ہوں اسی سے ہیں لیتے جسے چاہے نہ دے بنادے وہ جس کا بنادے وہ جس کا بنادے وہ جس کا بنے گا مقدّر

هُوَ اللّٰهُ آكَبَو، هُوَ اللّٰهُ آكُبَو هُوَ اللّٰهُ آكُبَو، هُوَ اللّٰهُ آكُبَو

زمیں آساں سب اُسی کا نشاں ہیں ستاروں میں اس کے دلائل نہاں ہیں شجر بھی جمر بھی اسی کا بیاں ہیں کھلے بچھ پہ یہ راز گر تو نظر کر

هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ، هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ، هُوَ اللّٰهُ آكُبَر

ثناء اس کی کرتے ہیں سب انبیاء بھی بیہ حور و ملک اور بیہ اولیاء بھی بیٹشس و قمر بھی بیہ نور وضیاء بھی اسی کی ثناء ہے سبھی کی زبال پر

هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ، هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ، هُوَ اللّٰهُ آكُبَر اُسی کی زمیں ہے، اُسی کا زماں بھی اُسی کے مکیں ہیں، اُسی کا مکاں بھی گل و خار بھی، اور پیہ گلستاں بھی یہ مخلوق ساری اُسی کی ہے مظہر

> هُوَ اللّٰهُ اَكْبَرُ، هُوَ اللّٰهُ اَكْبَرُ هُوَ اللّٰهُ اَكْبَرُ، هُوَ اللّٰهُ اَكْبَر

جسے چاہے اس کو نوازے ولایت جسے چاہے اس کو وہ دیدے حکومت جسے چاہے اس کو عطا کردے دولت اگر چاہے کردے وہ بندوں کا چاکر

> هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ، هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ، هُوَ اللّٰهُ آكُبَر

نبی جو بھی آیا، یہ اس کا تھا کلمہ یہی اولیاء کا ہے محبوب نغمہ اسی کا کرے ورد ہر ایک نسمہ نہیں کوئی معبود، جز ذاتِ سرور

هُوَ اللّٰهُ آكُبَو، هُوَ اللّٰهُ آكُبَوُ هُوَ اللّٰهُ آكُبَو، هُوَ اللّٰهُ آكُبَو خدائی ہے جس کی، یہاں سے وہاں تک رسائی نہیں ہے، ہماری جہاں تک ہیں حیران جس میں، یہ قدّ وسیاں تک حقیقت ہی مخفی ہے اس کی سراسر

هُ وَ اللّٰهُ آكُبَرُ، هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ هُ وَ اللّٰهُ آكُبَرُ، هُوَ اللّٰهُ آكُبَر

اُسی نے اُتاری، کتابِ ہدایت رسولوں کو بھیجا، وہ دیگر رسالت ہے بندوں پہ اس کی بڑی ہی عنایت تا بندے چلیں ان کے نقشِ قدم پر

> هُوَ اللّٰهُ آكُبَو، هُوَ اللّٰهُ آكُبَو هُوَ اللّٰهُ آكُبَو، هُوَ اللّٰهُ آكُبَو

وہ اول وہ آخر، وہ باطن وہ ظاہر وہ خالق وہ ناصر وہ خالق وہ مالک، وہ رازق وہ ناصر وہ والی وہ باری، وہ صادی، وہ قاہر ہے چرچا اُسی کی خدائی کا گھر گھر

هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ، هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ، هُوَ اللّٰهُ آكُبَر اُسی کے ہے ہاتھوں میں حاجت روائی اُسی کے ہے بس میں بیہ مشکل کشائی اُسی کو ہے حاصل بیہ شانِ عطائی ہوا ہے نہ ہوگا کوئی اس کا ہمسر

> هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ، هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ، هُوَ اللّٰهُ آكُبَر

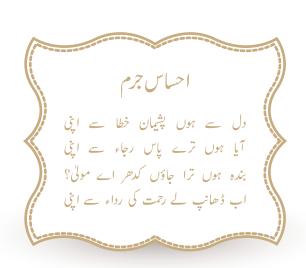
وہ رحمت سے اپنی کسی کو بڑھادے وہ حکمت سے اپنی کسی کو گھٹادے وہ قدرت سے اپنی کسی کو مٹادے کمال اس کا سمس و قمر سے ہے اظہر

> هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ، هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ، هُوَ اللّٰهُ آكُبَر

خلائق پہ اس کا کرم ہی کرم ہے وہی ذات زندہ ہے، باقی عدم ہے کھلا اس کا ہر دم درِ محرّم ہے جھکانے کو سرصرف اسی کا ہے یک دَر

هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ، هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ، هُوَ اللّٰهُ آكُبَر وہی ابتداء ہے وہی انتہاء ہے وہی سب کا آقا، مرا دلربا ہے شعیب انتہاء میں سے دعاء ہے بنادے مجھے بحرِحق کا شناوَر

هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ، هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ هُوَ اللّٰهُ آكُبَرُ هُوَ اللّٰهُ آكُبَر



درگاه تری پارب

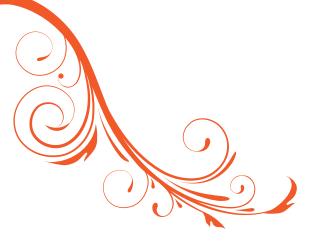
درگاہ تری یارب درگاہ ہے شاہانہ سب شاه وگدا جس میں جھکتے ہیں فقیرانہ ہے ذات تری عالی ، ہے وصف ترا شاہی یائے تھیے کیوں کر پھر، یہ عقل کا یمانہ معبود نہیں کوئی عالم میں سوا تیرے مخض ہے عبادت کا تیرے لیے نذرانہ تخفی ہے تری ہستی پُر نور ترا ظاہر روش ہے اُسی سے میہ یا رب ترا کاشانہ سائل ہیں سبھی تیرے ، مختاج سبھی تیرے ہو غوث و قطب کوئی ، اپنا ہو یا برگانہ ہے اخذ وعطاء سب کچھ، قبضے میں تربے یارب اک عدل کا پیانہ ، اک فضل کا پہانہ محبوب بهارا تو ، معبود بهارا تو ہم سب ترے پروانے ، اے جلوہ جانانہ

اقرار ترا بیشک، آواز ہے فطرت کی
انکار جو کرتا ہے، کرتا ہے سفیہانہ
تیرا ہوا دیوانہ، تیرے ہی کرم سے جو
وہ مست قلندر ہی، در اصل ہے فرزانہ
جس دل میں مرے مولی ، تیری نہ تجبی ہو
وہ قلب حقیقت میں ، ہے دشت و ویرانہ
اک جام محبت دے ، اپنے ہی کرم سے تو
بن جائے شعیب اس کو پی کر ترا مستانہ



معبود نہیں کوئی عالم میں سوا تیرے مختص ہے عبادت کا تیرے لیے نذرانہ





لذت ِمناجات

ملا جب سے ہے مناجات کا عالم نہ پوچھو تم کیا ہے جذبات کا عالم شعیب ان سے ہے بظاہر جدائی سی حقیقت میں ہے ملاقات کا عالم

تزجمة وره فانخه

جو مہربان رخم والا ہے بڑا عالموں کا رب ہے جو رب سلام ہے جزا کے دن کا مالک وہ کریم ہم مدد تجھ ہی سے آقا لیتے ہیں تو لگادے ہم کو سچی راہ پر بارگاہِ قدس سے جن کو تری ان کے رستے پرغضب جن پر ہوا دور کردہ ہو تری درگاہ کا ان کے صدقے جو ہوئے ختم رَسول

نام سے اللہ کے ہے ابتدا ہے ہے ابتدا ہے اللہ کی حمیہ تمام ہے وہ صفت جس کی بیرحمان ورحیم ہم عبادت صرف تیری کرتے ہیں تو چلادے ہم کو سیدھی راہ پر ان کی جنھیں نعمت ملی اے خدا ہم کو نہ تو ہرگز چلا نہ دکھا رستہ ہمیں گراہ کا نہ دکھا رستہ ہمیں گراہ کا یہ دعاء سب کے لیے کر تو قبول

دعا مانگتا ہوں

سبھی کے لئے میں بھلا مانگنا ہوں ترا فضل بے انتہاء مانگنا ہوں خطا کر کے پھر بھی عطاء مانگنا ہوں خدا یا میں تیری رضاء مانگنا ہوں فقط کی غیم دلرباء مانگنا ہوں میں توفیق الیمی بجا مانگنا ہوں میں الیمی ہی خلوت سرا مانگنا ہوں بھیٹروں سے ان سب رہامانگنا ہوں بھیٹروں سے ان سب رہامانگنا ہوں

الہی میں تجھ سے دعا ما نگتا ہوں گئے گار ہوں میں سید کار ہوں میں سید کار ہوں میں کرم پر جو تیرے بھروسہ ہے مجھکو تو ناراض ہو گر جیوں گا میں کیونکر بھلا دوں سجھی کو میں خاطر سے اپنی گرا دوں سجھی کو میں نظروں سے اپنی گرا دوں سجھی کو مجھے یاد تیری میسر ہو ہر دم میں دنیا سے بیزار ہوں یا الہی میسر نیو ہر دم میں دنیا سے بیزار ہوں یا الہی

جب ملا تو مجھے نصص

درترے واہوئے جب مرے لب ملے مدّعیٰ مل گیا جب ترے در کھلے

اے خدا کر عطاء کچھ تری معرفت کیونکہ سب کچھ ملا جب ملا تو مجھے

> معتبر متند ہے وہی شخصیت جس کو اللہ کا علم وعرفال ملے

اے خدا دولتِ دو جہاں مل گئی دولتِ اُخروی دے دیا تو جسے

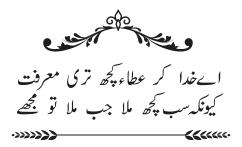
> سنتِ مصطفیٰ پر مجھے کر فدا کامرال ہے وہی جو اُسی پر چلے

عاصی بے قدر بر درِ ذُو المنن بخشش ومرحت بر گدا ہو ترے

توہی حاجت روا ، تو ہی مشکل کُشا میرے دل کی صدا کون ہے جو سُنے

> آخرت میں عطاء چشم بینا بھی ہو شوق سے باادب دیکھ لوں میں تجھے

ہے شعیب اے خدا تجھ پہ ہر دم فدا آرزو اس کی ہے مرمٹے مرمٹے ۔۔۔۔۔۔۔



رحمان نام نيرا

حمدِ کثیر تیری، شکرِ تمام تیرا اے مالکِ دوعالم، رحمان نام تیرا

تعریف کا ہے تو ہی، حقدار دوجہاں میں ادراک سے ہمارے بالا مقام تیرا

فاراں کی چوٹیوں سے ماہِ عرب جو نکلا اُس پر صلوۃ تیری ، اُس پر سلام تیرا

رحم وکرم کے والی ، نظرِ کرم تو کر دے غفّار ذات تیری ، بخشش ہے کا م تیرا

> عجز و نیاز کیکر ، ہوش و حواس کھوکر حاضر ہوا ہے در پر ادنی غلام تیرا

جاُول کدھر الہی ، گر چھوڑدے تو مجھکو اے ساقی ہدایت ،کر مستِ جام تیرا

> اب تک بھٹک رہا ہوں، شیطاں کی وادیوں میں در ایک ہی ہے جھکنے ذی احترام تیرا

سجدے میں تیرےآگے، میں پڑ گیا ہوں آقا منظور کرلے گرچہ ، بندہ ہوں خام تیرا

ہوجائے جو عنایت ، مجھ پر تری خدایا یڑ جائے راوحق یر، یہ سُست گام تیرا نظرِ کرم جو مجھ پر ہو جائے گر ذرا بھی نفس ِ شرریہ و سرکش ہوجائے رام تیرا عزت کی زندگی دے دنیا و آخرت میں ہم مانگتے ہیں تجھے انعام تام تیرا میں حابتا نہیں ہوں نام ونمود مولا بنده بنا رہوں بس دل سے مُدام تیرا خلقت کے روبرو ہم رسوا نہ ہوں الہی قائم هو جب معظم دربارِ عام تيرا مشغول کرلے شاہا ، اینے میں مجھکو اتنا بن جائے میرا دل بھی بیٹ الحرام تیرا گر یوچھ لے بیمولی،کیاچاہتے ہوکہہدو کهدول گا بس عطا هو عشقِ دوام تیرا

فتنوں کی اس زمیں پرفتنوں کے اس زماں میں مل جائے ہم سبھی کو فضل تمام تیرا عرضی شعیب کی ہو، مقبول ان کےصدقے جن پر ہوا ہے نازل خیر الکلام تیرا

سائل ترے کرم سے

آیا ہوں در یہ بن کر سائل ترے کرم سے ہوجائے مجھ کو رحمت حاصل ترے کرم سے ہوں غرقِ معصیت میں دکھتا نہیں کنارا آقا مجھے دکھادے ساحل ترے کرم سے دربار کے میں لائق ہرگز نہیں ہوں آقا توہی بنادے مجھ کو قابل ترے کرم سے دریائے معرفت کا اک گھونٹ ہی بلاکر مجھ کو بنالے آقا واصل ترے کرم سے عشق بتال سے مجھ کو دیدے نجات یارب اس طور ول سے وهودے باطل ترے کرم سے آق شعیب تیرا امید سے کھڑا ہے اپنوں میں اس کو کرلے شامل ترے کرم سے

مجھے عشق کا بیار بنادے محصصت

مولا تو مجھے عشق کا بیار بنادے اب دردِ محبت کا گرفتار بنادے

رُورُ و کے میں کرتا ہوں ترے دَر پہ گزارش مئے خانۂ عرفان کا مئے خوار بنادے

دل سے مرے دُھود نے بیمعاصی کی سیاہی عصیان کو میرے لئے دشوار بنادے

ہو شغل مرا آہ وبکا یاد میں تیری مولا مرے نالوں کو اُثر دار بنادے

اپنے ہی درِ پاک کا رکھنا مجھے یارب قرباں کروں جاں ایسا وفادار بنادے بگانہ بنا دے مجھے مخلوق سے آقا کوئی نہ ہودل میں ، ترا ہشیار بنا دے ہے عرض شعیب اس غم اُلفت کو بر طادے مولا مجھے تیرا ہی طلبگار بنادے سے

تا ثیر محبت

شعلے کی طرح دل میں کھڑک اٹھتی ہے

اک حق کے سوا سب کو جلا دیتی ہے

کیا شیء ہے محبت؟ یہ بتادوں میں شعیب

دم کھر میں خدا تک کچھے پہنچاتی ہے

دم کھر میں خدا تک کچھے کہنچاتی ہے

درددددد۔

بخرونیاز به بارگاه رب بے نیاز میری

درگاہ میں تیری میں حاضر ہوں فقیرانہ ہاتھوں کو بیارے میں آیا ہوں گدایانہ اشکوں کی زبال سے میں کرتا ہوا شکرانہ احساسِ معاصی سے سرخم ہے بشیمانہ شیطاں نے کیا مولی اس قلب کو ویرانہ آباد اسے کردے با نظر کریمانہ ہاتھوں کو بیارے میں آیا ہوں گدایانہ

درگاہ میں تیری میں حاضر ہوں فقیرانہ ہاتھوں کو بیبارے میں آیا ہوں گدایانہ

مجھ سے ہے مرے مولی عصیان و خطاء ہر دم پھر بھی ہے مگر تیری شفقت و عطاء پیم بہتا ہے برابر بید رحمت کا ترے قُلوئم ہے شرم کے مارے سر دربار میں میرا خم اے کاش بید ادنی سا منظور ہو نذرانہ

درگاہ میں تیری میں حاضر ہوں فقیرانہ ہاتھوں کو بپارے میں آیا ہوں گدایانہ

ہے پاس نہیں کچھ بھی طاعات کا سرمایہ انبار گناہوں کا سر پر میں اٹھا لایا مختاج وگدا تیرا ناکارہ و بے مایہ لیتے ہوئے یا رب میں رحمت کا ترے سایہ بخشش کا سوالی ہوں دے فضل کا پہانہ

درگاہ میں تیری میں حاضر ہوں فقیرانہ ہاتھوں کو بپارے میں آیا ہوں گدایانہ غفلت بھرے دل کواب یادوں کی نوا دیدے تو ظلمت عصیاں میں توبہ کی ضیاء دیدے دل کومیرے دھوکرتو اب صدق وصفا دیدے محروم رضا کو پھر اپنی تو رضاء دیدے کر دے مجھے مولی تو مخلوق سے بے گانہ درگاہ میں تیری میں حاضر ہوں فقیرانہ ہاتھوں کو بیارے میں آیا ہوں گدایانہ

اس طور میں حاضر ہوں جذبوں میں طلاطم ہے ہیت و جلالت سے بندہ ترا گم سم ہے جذبوں کے سمندر میں لفظوں کی صدا گم ہے اشکوں کی روانی میں خاموش تکلم ہے مجھ کو تو عطاء کردے اب سوزش یروانہ

درگاہ میں تیری میں حاضر ہوں فقیرانہ ہاتھوں کو بیبارے میں آیا ہوں گدایانہ

ہے عرض شعیب آقا ایک سوزشِ پنہاں دے فیاضِ ازل تو ہی اپنا مجھے عرفاں دے دل عشق سے بریاں دے آگھیں مجھے گریاں دے اپنی تو زیارت کا اک شوقِ فراواں دے کر دردِ محبت سے اپنا مجھے دیوانہ

درگاہ میں تیری میں حاضر ہوں فقیرانہ ہاتھوں کو بپارے میں آیا ہوں گدایانہ

ہم تواس قابل نہ تھے ۔

ہم پہ ہر دم تیری رحمت ہم تو اس قابل نہ تھے ہے عنایت ہی عنایت ، ہم تو اس قابل نہ تھے

ہم سے ہر دم ہیں خطائیں ، تیری ہر دم ہے عطاء میرے مولا کیا ہے شفقت ، ہم تو اس قابل نہ تھے

یاد تیری ہم سے چھوٹی ، پڑ گئے غفلت میں ہم پور بھی تیری ہم سے چاہت ، ہم تو اس قابل نہ تھے

تیرے در پر سر جھکا کر ، ہم کوعزت مل گئ تو نے بخشی ہے یہ عزت ، ہم تو اس قابل نہ تھے

باخبر اپنا بناکر بے خبر سب سے کیا واہ رے تیری محبت ، ہم تو اس قابل نہ تھے

ہم کو ایماں سے نوازا، میرے مولا آپ نے کیسی عمدہ دی ہے دولت، ہم تو اس قابل نہ تھے

خاک ہیں سب پاک ہے تو ، ہم کہاں اور تو کہاں پھر ملے ہم کو ولایت ، ہم تو اس قابل نہ تھے

تیرے دَر پر سجدہ کرکے سوچتا ہوں ہوں کہاں مل گئی ہے شان و شوکت ، ہم تو اس قابل نہ تھے

> تیری ہی توفیق سے ہم کرسکے کچھ نیکیاں اس پہنجشی اپنی قربت ، ہم تو اس قابل نہ تھے

نطفہ ناپاک تھے ہم ، میرے مولا بالیقیں پھر عطا کی تونے رفعت ، ہم تو اس قابل نہ تھے

جب اُٹھا دستِ دعاء دربارِ رب میں اے شعیب بہہ گئے اشکِ ندامت ،ہم تو اس قابل نہ تھے



مری زندگی بنادی

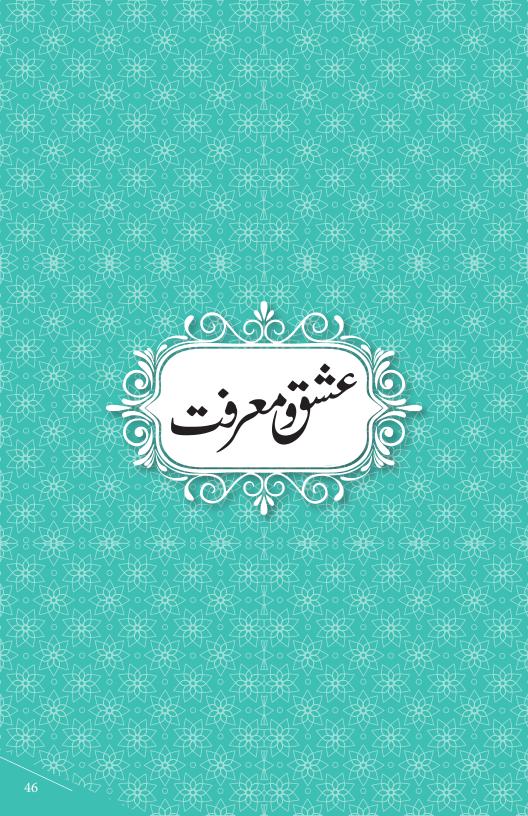
مری زندگی کا مقصد تری بندگی بنادے مجھے بندگی سکھا کر مری زندگی بنادے تری معرفت کا دریا مرے دل میں موجزن ہو تو سبیل اس کی مولا کوئی قدرتی بنادے یہ ہے ظلمتوں کی دنیا ، یہاں روشنی کہاں ہے ؟ مرے قلب کے اندھیروں کو تو روشنی بنادے ترے نام کی وہ لذت مرے قلب کو عطا ہو جو کہ دل کی بے حسی میں ذرا بے کلی بنادے رہے یاد تیری ہر دم ، رہے درد عشق پیهم مرے قلب مضطرب کو ذرا ایسا ہی بنادے

ترا فیض معرفت ہو مری شاعری سے جاری مری شاعری کو بارب رہِ عاشقی بنادے

ہے دعا شعیب میری مجھے درد وہ عطا ہو کہ غموں کو دل کے سارے وہ خوشی مری بنادے



جس دل میں دردعشق نہ ہو وہ خراب ہے انسان کے لئے یہی کیا کم عذاب ہے بل بھر بھی تو شعیب نہ غافل خدا سے ہو یاد خدا ہی راہ خدا کا نصاب ہے گلادددددد۔





آرزوئے حق

آرزو یہی ہے بن جاؤں تیرا دیوانہ جھ پہ میں فدا کردوں جان مثل پروانہ ہوں نہ رہے مجھ کو غیر کا سوا تیرے تو ہو بس میرا ہمرم اور سب ہوں بیگانہ

لطف وكيف جييخ ميں

نام حق تعالی جو جم گیا ہے سینے میں پارہا ہوں بے شک میں لطف وکیف جینے میں

مست ہو جو فانی میں کیا خبر اُسے بو جھو کیا مرہ ہے پیشیدہ عشق حق کے پینے میں

عشق حق میں مرنا ہی ، قرب حق کا رستہ ہے شوق گر ہو مرنے کا رکھ قدم سفینے میں

منزلیں طریقت کی طے جو ہوتیں صدیوں میں انتاعِ سنت سے طے ہوئیں مہینے میں

عشق حق میں مرنے پر زندگی نئی دیدی ہر قدم فنا کا اب ہے بقاء کے زینے میں

خالقِ جہاں ہے وہ ، مالک دو عالم وہ شان کبریا میرے دل کے ہے سکینے میں

کر سوال حاجت کا تو خدائے برتر سے ساری دولتیں ہیں جس ذات کے خزیئے میں

شخ باخدا سے تم معرفت کی راہیں لو بیہ علوم عرفانی ہیں کہاں سفینے میں؟

اے شعیب نالوں میں گر اثر خدا دیدے سوزِ غم میسر ہو دل کے آ بگینے میں

ہ تش عشق گر ۔۔۔۔۔۔۔

آتشِ عشق گر شعلہ زن ہو ذرا زندگی میں نیا لطف آتا رہے

دل میں یادِ خدا لب پہ ذکرِ خدا جام عرفال کا بیہ دور چلتا رہے

مانگنے پر ملے دَر پہ مخلوق کے دَر پہ مخلوق کے دَر ہے دَر ہے ماتا رہے

سہل ہے جلنا پروانے کا دم برم عشق تو زندگی بھر جلاتا رہے

بادہ خواری پہ میری ہیں حیراں مَلگ نام جو لوں نشہ خود ہی آتا رہے

عقل سے کب کوئی راستہ وا ہوا عشق ہو گر تو رستہ نکاتا رہے

> ما نگنے پر ملے دَر پہ مخلوق کے دَر پہ رب کے بلا مانگے ملتا رہے

یاد میں تیری به دل دل ہوگیا میسید

یاد میں تیری ہے دل دل ہوگیا نام سے تیرے ہیے سمل ہوگیا

کھل گئے اسرارِ عشق ومعرفت غیرِ حق سے جو میں غافل ہوگیا

نقشِ لیلیٰ ہوچکا ہے پاش پاش عشقِ مولیٰ اب تو حاصل ہوگیا

ہوگئی ہے ہر تمنا دل سے دور اب اب تو یہ دل تیرے قابل ہوگیا

غیر سے تیرے ، نظر ہی اٹھ گئی جب سے تجھ سے عشقِ کامل ہوگیا ذکر کے انوار مجھ پر چھا گئے جوں ہی دل میں کیف داخل ہوگیا

میری نظروں سے یہ دنیا گر گئی کیوں کہ کچھ کچھ میں بھی عاقل ہوگیا

کردے قربال تجھ پہ جو بھی ہے حیات تیرے بندوں میں وہ شامل ہوگیا

فیض مرشِد سے ملا رستہ مجھے اب تو رستہ گویا منزل ہوگیا

نقشِ فانی پر نظر آسان تھی تھا جو آسال اب وہ مشکل ہوگیا

ساری دنیا نقشِ حیرت بن گئ جب شعیب اس غم کا حامل ہوگیا

بخشاکسی کی یاد نے دردِ جگر مجھے مجھزت

بخثا کسی کی یاد نے دردِ جگر مجھے حاصل ہے لذتِ دوجہاں سربسر مجھے

عشقِ بتاں سے دل کی صفائی جو ہوگئی ان ہی کا اب دھیان ہے شام وسحر مجھے

مدت ہوئی زبانِ تخیر پہ ہے سکوت حسن کرشمہ ساز جو آیا نظر مجھے

تم پوچھے ہو حال میرا بے خبر ہوں میں خود سے کیا ہے عشق نے جو بے خبر مجھے

پی تھی ذرا شرابِ محبت سے حال ہے ان کے سوا کوئی نہیں آتا نظر مجھے

تیری حریم ناز میں کس کا ہو کیا گذر ہے ہے سجدہ نیاز ہی بس عمر بھر مجھے

تسکین دردِ عشق اسی در سے ہے شعیب وہ در اگر نہیں تو نہیں اور در مجھے

بخشا کسی کی یاد نے دردِ جگر مجھے حاصل ہے لذتِ دوجہاں سربسر مجھے

صله میں تو بس یک نظر حیا ہتا ہوں مصحصح

محبت کا تم سے ہنر حیاہتا ہوں صله میں تو بس یک نظر حیابتا ہوں مرا کوئی محبوب تم سا نہیں ہے تههارے ہی در پہ بسر حیاہتا ہوں نکل جائے دل سے یہ لیلائے فانی میں مولی کی جانب سفر حیابتا ہوں جنونِ محبت سے سرشار تری یاد شام و سحر حپاہتا ہوں میں محبوسِ قیدِ محبت ہول ہمدم میں ہرگز نہ اس سے مفر حیاہتا ہوں

مجھے وصل و فرقت سے مطلب نہیں ہے جھکانے کو سر سنگِ در چاہتا ہوں

دلِ مضطرب نے بکارا ہے تجھ کو الٰہی دعاء میں اثر جاپتا ہوں

ہزاروں حیاتیں لٹادوں میں تجھ پر میں ایسا ہی قلب و جگر حیاہتا ہوں

کھلا ہو ترا در یا بندش لگی ہو گلی سے میں تیری گذر حیابتا ہوں

محبت کی راہوں پہ رہزن بڑے ہیں دکھانے کو رہ راہبر چاہتا ہوں

شعیب اس میں شک کیا گنہ گار ہوں میں میں رونے کو اب چشم تر جاہتا ہوں

اسى كامين نشال هوتا مىسىسىد.

تمنا ہے کہ ہر دم ذکرِ رب وردِ زباں ہوتا رموزِ معرفت کا ایک میں بھی رازداں ہوتا

اگر دل سے نکل جاتی محبت نقشِ فانی کی خدا کے عشق سے مامور بیہ قلبِ خزال ہوتا

مٹا دیتا خودی کو میں فنائے تام مل جاتی اسی کا میں بیاں ہوتا اسی کا میں نشاں ہوتا

مجھے اے کاش یک خلوت کدہ کچھ دور مل جاتا تو میرا کام ان کی یاد میں آہ وفغاں ہوتا

یلا دیتا محبت کچھ مجھے اس طرح اے ساقی! کہ خموشی کی زباں سے بحرِ عرفانی رواں ہوتا اگر تو ایک میرا ہو تو بے شک اے مرے مالک زمیں کیا آساں کیا بلکہ میرا کل جہاں ہوتا

میں پاتا کچھ مقام ایسا خبر اپنی بھی نہ ہوتی اسی کی یاد دل میں اور اسی کا بس دھیاں ہوتا

اگر میرے جو ٹکڑے کردئے جاتے رہِ حق میں تو الفت کی رہِ حق میں یہ ادنیٰ امتحال ہوتا

> تمنا ہے کہ ہر دم ذکرِ رب وردِ زباں ہوتا رموزِ معرفت کا ایک میں بھی رازداں ہوتا

انہیں کا کرم دیکھتے ہیں

زمانے کو زیرِ قدم دیکھتے ہیں ۔ بیہ سب ہم اُنھیں کا کرم دیکھتے ہیں

غلاموں کو شاہی کی عزت ملی ہے غلامی کا صدقہ سے ہم دیکھتے ہیں

تبهی کیف ومتی تبهی قبض و وحشت سبهی میں رموز و عِکم دیکھتے ہیں

مُرَضَ ہو یا صحت الم ہو یا راحت مشیت پہ سب ہی کو خم دیکھتے ہیں

مقامِ ولايت جنھيں مل گيا ہو نه خائف وه ہوتے نه غم د کيھتے ہيں ترے عشق کا غم جنھیں مل گیا ہو دلوں میں وہ لطفِ حرم دیکھتے ہیں

ترے نام کی لڏتين پاگئے جو علي علي الله على الله علي الله علي الله علي الله علي الله علي الله على الله علي الله على الله

شعیب اُن سے اُن کے سوا ہم کیا مانگیں
کہ ہر شے کو ہم کالعکرم دیکھتے ہیں

زمانے کو زیرِ قدم دیکھتے ہیں بیسب ہم اُنھیں کا کرم دیکھتے ہیں

جز خدا کوئی پیارانہیں

آہ جو دل ترے غم کا مارا نہیں اس کے غم کا یہاں کوئی جا رہ نہیں

عشق کی آگ جس قلب میں لگ گئی اب اسے جز خدا کوئی پیارا نہیں

زندگی میں ہوگر جذبہ بندگی غیر کے در پیہ جھکنا گوارا نہیں

راہِ حق ہے کھلی ہر طلبگار پر اس پہ ہمرم کسی کا اجارہ نہیں

راہ حق کے مسافر سمجھ لے ذرا بہیں بحر عرفال کا کوئی کنارا نہیں

بحرِ عرفاں میں مت ڈال کشتی اگر موج طوفاں سے لڑنے کا یارا نہیں

اس کو دربارِ حق میں رسائی کہاں اپنے اخلاق کو جو سنوارا نہیں

مستق ولایت نه ہوگا کبھی جو گنا ہوں کو جھوڑا خدارا نہیں

اے شعیب کی بہ کی کہہ اٹھا دل مرا جز خدا کوئی میرا سہارا نہیں

ميراموليٰ سب كاپيارا مير

میرا مولی سب کا پیارا کچھ نہیں میں کچھ نہیں سے وہی سب کا سہارا کچھ نہیں میں کچھ نہیں

کون ہے مشکل کشا اور کون ہے حاجت روا تو ہے سب کچھ میرے مولی کچھ نہیں میں کچھ نہیں

تیری طاعت تیری یادیں تیرا سجدہ اور رکوع بیہ بھی سب کچھ فضل تیرا کچھ نہیں میں کچھ نہیں

عشق مولیٰ جس نے پایا مٹ گیا وہ مٹ گیا چنج اٹھا وہ غم کامارا کچھ نہیں میں کچھ نہیں

تیرا علم وفضل وتقوی میرے رب کی ہے عطا کیوں نہیں پھر تو ہے کہنا کچھ نہیں میں کچھ نہیں

فضل اس کا تبھ پہ ہر دم جاری ساری ہے شعیب پھر بتا میں چیز ہوں کیا کچھ نہیں میں کچھ نہیں

ملاہے کرم سے

جو دردِ محبت ملا ہے کرم سے نہ دوں گا کسی کو میں روپے درم سے جو سوزِ محبت سے پھونکا ہوا ہے یقیناً وہ دل ہے مشابہ حرم سے تري ياد ميں زندگي جو بسر ہو وہ محفوظ ہوتی ہے ہر خوف و غم سے بیہ دولت اُسے دے سکے گی نہ لالچ نہ گھبرائے ہرگز وہ ظلم وستم سے ہے شرطِ ولایت نبی کی اطاعت ولایت بھی ملتی ہے ان ہی کے دم سے کتاب محبت جو پڑھ لے گا دل سے اُسے بے نیازی ہے کاغذ تلم سے رہِ عشق میں عقل کا کام کیا ہے؟ یہاں کام تو ہے جنونِ اتم سے

دل جلا لینے کا نام

علم کیا ہے عشق حق سے دل جلالینے کا نام اور جان اینی محبت میں مٹا دینے کا نام

گر تو کیفِ زندگی جاہے تو کر لے بندگی زندگی ہے ذاتِ حق کی بندگی کرنے کا نام

> زہر ہے نیکی وطاعت پر تمنائے ثواب عاشقی طاعت بجا لا کر بھی گھبرانے کا نام

قربِ حق کی آرزو ہے شوق جنت کچھ نہیں کیوں کہ جنت کی بھی جنت قربِ حق یانے کا نام

> لذتوں کو جیموڑ کر تو حسرتوں کا غم اٹھا عشق حق ہے حرتوں کے غم یہ غم کھانے کا نام

در کھلے یا نہ کھلے تو کھٹکھٹا تا ہی رہے کامیابی تو ہے ان کے در یہ برجانے کا نام

> باد میں ان کی فنا کردے خودی کو اے شعیت ذکر حق ہے نورِ حق میں غرق ہوجانے کا نام

تیرے قربان پیجان تزیں جسمعہد

نام یر یا رب ترے قربان ہے جان حزیں اس سے بڑھ کر کوئی دولت دو جہاں میں ہے نہیں دل منور ہوگیا اور جان شیریں ہوگئی جب بھی میں نے لیا یا رب ترا نام حسیں ذکر کے انوار سے میں مست ہوں سرشار ہوں يا رہا ہوں ميں زميں ير لذتِ عرشِ بريں جب ہوا ناراض تو سارا جہاں ویراں لگا جب تو راضی ہوگیا شہنائیاں بجنے لگیں غم اٹھانا ہوگیا آساں محبت میں تری اب تو کردول خون میں ہر آرزو تیرے تیک داستان عشق سینے میں دفن کر ہی دیا جب نظر آیا نہیں ہمراز کوئی بھی کہیں

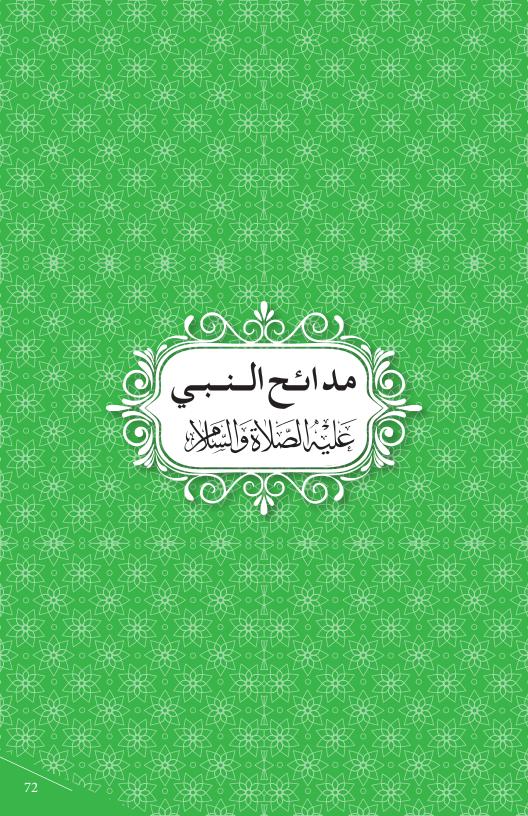
نعمتِ قربت تری حاصل جو ہم کو ہوگئی اپنے آتی ہے نظر سے دولت دنیا ہمیں جب دولت دنیا ہمیں جب دل وریان میں تیری بجلی ہوگئی سب کی سب وریانیاں کیک لخت رخصت ہوگئیں عشق بامردہ نہیں ہے مسلک مؤمن شعیب اس لئے فانی پہ جھک سکتی نہیں میری جبیں اس لئے فانی پہ جھک سکتی نہیں میری جبیں

زبان عشق کی بے بسی شاہراہِ الفت سب پر عیاں نہیں ہوتی داستاں مری مجھ سے خود بیاں نہیں ہوتی درد عشق کی لذت بے پناہ پاتا ہوں کرد عشق کی لذت بے پناہ باتا ہوں کرنے، زباں نہیں ہوتی کر شعیب مجھ کو کہنے، زباں نہیں ہوتی

دل وغيرول سے بچانا ہے مجھے .

قلب وریال کو ترے قابل بنانا ہے مجھے ذکر کے انوار سے اس کو سجانا ہے مجھے کب تلک غفلت میں میری زندگی ہوگی بسر اب تو باقی زندگی تجھ پر لٹانا ہے مجھے عشق مولیٰ کے لئے دل کی صفائی ہے ضرور نقش فانی دل سے اب اپنے مٹانا ہے مجھے عیش و عشرت ناز و نعمت میں جوانی کٹ گئی اب تو نفس اپنا مٹا کر حق کو پانا ہے مجھے عشق حق کی لذتوں سے بے خبر اب تک رہا درد الفت کا مزہ خود کو چکھانا ہے مجھے کب تلک ہو ضبط بے تابی بتاؤ دوستو داستان درد و غم تم کو سنانا ہے مجھے راہ کوئی یا نہ جائے قلب میں میرے شعیب اس حریم دل کو غیروں سے بیانا ہے مجھے





مديح النبي غَلِّنُالصَّلاة وَاليَّعَلانَ

صَلَاةٌ عَلَى ذِي العُلا وَالْجَمِيلُ سَلاَمٌ عَلَيه بِحُكُم الْجَلِيْلُ رَسُولُ الْهُداى مِن رَّحِيْمِ وَّدُودُ هَدَانَا جَمِيُعاً سَوَاءَ السَّبيُلُ أَتَانَا الَّذِي خَاتَمُ الْمُرُسَلِينُ بِشَرُعِ خِتَامٍ نَسِيُقٍ عَقِيُلُ هُوَ أَفُضَلُ الْخَلْقِ بَعُدَ الْإِلٰهُ فَمَا فِي الْبَرَايَا لَهُ مِنْ عَدِيْلُ وَ مَا الْبَدُرُ إِلَّا يَقِيناً يَغِيُبُ فَمَا مِنُ غِيَابِ لِبَدُرِ كَمِيُلُ وَجَاءَ بِعِلْمٍ وَ هَدْيِ حَسَنُ فَلَيْسَ سَوَاهُ لَنَا مِنُ دَلِيْلُ وَقَدُ أُرُسِلَ رَحْمَةً لِلْأُمَمُ فَكُلًّا أَنَالَ بِقَدُرٍ جَزِيلُ وَ ذِكُرُ الرَّسُولِ غِذَاءُ الْقُلُوبُ شِفَاءٌ لِقَلْبِ مَرِيُضٍ عَلِيُلُ وَ يَشُتَاقُ قَلُبي بحُبِّ إلَيه وَ عَيْنِيُ تَفِيُضُ بِشَوُقِ طَوِيُلُ جَمَالُ النَّبِيِّ مَلِيُحٌ عَجِيْبُ وَ مِنُ حُسْنِهِ الْفَذِّ كَمُ مِنُ قَتِيلُ وَ إِنِّيُ لِرَبِّيُ أَقُولُ شُعَيْبُ لِيَغُفِرُ ذُنُونِي بِحَقِّ الُخَلِيْلُ

> جمال النبي مليح عجيب ومن حسنه الفذّكم من قتيل

مديح النبي غَلْيُهُ الصَّلاة فَالشِّيلان

صَلَاةٌ عَلَى مَنُ جَاءَ بِالْفَضُلِ وَ الْعُلا وَ بِالعِلْمِ وَالقُرُآنِ وَ النُّورِ كَامِلا وَ وَقُفٌ لَهُ أَزُكِيٰ وَ أَسُنِيٰ مَدَائِحِيُ أُريُدُ قَبُوُلًا مِّنُهُ حَتَّىٰ أُقَبَّلا نَبِيٌ كَرِيْمٌ رَحُمَةٌ لِلُخَلائِق وَ قَدُ أُرْسِلَ بَاباً إِلَى اللَّهِ مُوصِلا وَ بَدُرٌ هُوَ فِي ظُلُمَةِ الْآرُضِ وَ السَّمَا سَرَىٰ نُورُهُ فِي الْعَالَمِيْنَ وَقَدُ جَلَىٰ جَمِيلُ الْمُحَيّا ، صَادِقُ الْوَعُدِ وَالْوَفَا يُزيُلُ بحُكُم النَّخالِقِ السُّقُمَ وَالْبَلا سَرىٰ حُبُّهُ فِي الْقَلْبِ مِنُ كُلِّ جَانب فَأَعُطَانِيَ اللَّهُ هَذَا تَفَضَّلا

لَنَا أُسُوَةٌ فِي ذَاتِهِ وَ صِفَاتِهِ وَ قَدُ مَهّدَ اعُلامَ دِيْنِ فَسَهَّلا وَ إِنَّ مِثُلَهُ كَالشَّمُسِ بَيْنَ الْكُوَاكِب فَلا رَيْبَ أَنَّ حُسنهُ كَانَ أَكُمَلا فَلَمّا النّبيُّ جَاءَ نَا بالهدَايَة بَلغُنَا بِفَضُلِ اللَّهِ اَعُلَىٰ مَنَازَلا وَ نُورُ الْهُدىٰ قَد يَظُهَرُ فِي سِمَاتِهِ فَفِي سَمْتِهِ لِلنَّاسِ أَسُنىٰ دَلائِلا وَ لَمَّا اَتَانَا شَارِحاً لِلُحَقَائِق تَوَلَّىٰ ظَلامُ الْكُفُر وَ الشِّرُكِ فَاشِلا تَذَكّرُتُ أَوْصَافَ النَّبِيِّ الْمُكَرَّم فَقَلُبِي بِهِ اسُوىٰ وَ هَمَّىٰ بِهِ انسلىٰ تَشَكُّرُ لِرَبِّ الْمُصْطَفِىٰ يَا شُعَيْبُ قَدُ مُنِحُتَ بِهِ الْإِقْبَالَ وَالْفَوْزَ وَالْعُلا

مديح النبي غَلَيُّ الصَّلاة فَالشِّعلانَ

مَنُ وَجُهُهُ أَيْضِيُ الْكَشَمُسِ والْ انجُمِ فِي ذَاكَ رَحْمَةٌ وّ دَوَاءُ السَّخَائِم بَعُدَ الْإِلَٰهِ الْفُضَلُ مَنُ فِي الْعَوَالِم وَاللَّهِ ذَا طَهَارَةُ ذَنْبِي وَ مَاثَمِي وَاللَّهِ ذَا طَهَارَةُ ذَنْبِي وَ مَاثَمِي اصْفَرَّ وَجُهُ أَهْلِ اللهِ مُجَسَم فِي الشَّمْسِ وَالْهَالِ وَ فِي حُسنِ بَرْعُم وَالْحَالُ أَنَّهَا اشْتَعَلَت فَي الْعَوالِم لمّا رَمَاهُ عَرُبَدَةً بِالْعَظَائِم أَرْهَىٰ هُدَاكَ لِلْعَرَبِ وَ الْأَعَاجِم أَرْهَىٰ هُدَاكَ لِلْعَرَبِ وَ الْأَعَاجِم

إِنِّى أُرِيدُ حُبَّ نَبِيءٍ مُكَرَّم قَدُ جَاءَ بِالْهِدَايَةِ مِنُ خَالِقِ الْهُدَىٰ قَدُ جَاءَ بِالْهِدَايَةِ مِنُ خَالِقِ الْهُدَىٰ قَدُ كَالَةِ اللَّهُ لَائِلِ أَنَّ مُحَمَّداً وَقَفْ لَهُ مَمَادِحُ قَلْبِي وَخَاطِرِي وَقَفْ لَهُ مَمَادِحُ قَلْبِي وَخَاطِرِي لَمَّا أَ تَى الرَّسُولُ لِنَشُرِ الْهِدَايَةِ لَا شَكَّ أَنَّهُ يَتَجَلّىٰ جَمَالُه لَا شَكَّ أَنَّهُ يَتَجَلّىٰ جَمَالُه نَارُ الْعَدَاوَةِ انْطَفَأَتُ مِنُ جَمَالُه إِنَّ النبي كَانَ دَعَا لِلمُعَانِدِ إِنِّ النبي كَانَ دَعَا لِلمُعَانِدِ إِنْ النبي كَانَ دَعَا لِلمُعَانِدِ إِنِّ النبي كَانَ دَعَا لِلمُعَانِد إِنْ النبي بَحَقِّ مَنُ النبي بَحَقِّ مَنْ النبي اللهُ الل

بَلِّغُ سَلاَمَ عَبُدِکَ هذا الْمُؤَمِّلِ
يَا رَبَّنَا اللَيهِ بِوَصُفٍ مُعَظَّم

مديح النبي مديح النبي المنظمة المنطقة المنطقة

ذَهَبَ الظَّلامُ كَمَا اتَى بجماله شَمُسُ الضُّحَىٰ بَدُرُ الدُّجي بِكَمَالِهِ

وَ هُوَ الرَّسُولُ مُبَارَكًا مُتَكَامِلاً فَتَحَ الْقُلُوبَ بِسَمْتِهِ وَخِصَالِهِ

وَهُوَ الْحَبِيْبُ مُحَمَّدٌ يَتَأْسَى بِهِ كُلُّ الزَّمَانِ تمسّكًا بِحِبالِهِ

تَتَنَاثَرُ الدُّرَرُ اِذَا يَتَكَلَّمُ نَشَرَ الهُداى لجميعنا بمقالِه

أخُلاقُه، أُوصَافُه، أُطُوارَهُ مِن كُلّها ظَهُرَتُ فَخَامَةُ دَلَالِهِ

نَزَلَ الرَّسُولُ بِرَحُمَةٍ مِّنُ رَّبِهِ غَشَّى الْخَلِيقةَ مِنُ كَمَالِ نوَالِهِ هُوَ سَيّدٌ هُوَ مُجُتَبى هُوَ مُصُطَفىٰ لَطُفَتُ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ وَ خِلاَلِهٖ لَطُفَتُ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ وَ خِلاَلِهٖ لَيْتَ شَعْرِى هَلُ أَنَالُ جَوَارَهُ وَصَالِهٖ وَ أَفُوزُ بِالمَرَضَاتِ حِيْنَ وِصَالِهٖ فَصَلاَةُ خَالِقِنَا عَلَيْهِ تَتَابُعًا وَعَلَى جَمِيْعِ رِجَالِهٖ وَعِيَالِهٖ وَعِيَالِهٖ وَعَيَالِهٖ وَعَيَالِهٖ وَعَيَالِهٖ وَعَيَالِهٖ حَمِيْعِ رِجَالِهٖ وَعِيَالِهٖ حَمِيْعِ رِجَالِهٖ وَعِيَالِهٖ حَمِيْعِ رِجَالِهٖ وَعِيَالِهٖ







نعت گوئی کی شرط

دہن عنبر سے بسالوں تو کہوں نعت رسول عشق سے دل کو جلالوں تو کہوں نعت رسول نعت رسول نعت گوئی ہے کہاں اور کہاں تو اے شعیب خود کو پہلے میں مٹالوں تو کہوں نعت رسول

بیمرے نبی کامقام ہے۔

شہبہ انبیاء یہ ہزار بار درود اور سلام ہے رہے وردِ لب یہی رات دن کہ یہی غلام کا کام ہے

وہ جہالتوں کا زمانہ تھا وہ بغاوتوں کی فضائیں تھیں مرے مصطفیٰ جہاں آگئے تو نیا ہی دَور و نظام ہے

جو بھی فلسفے و نظام تھے کوئی کھو گیا کوئی مٹ گیا جو کتاب آپ نے دی ہمیں وہی زندگی کا پیام ہے

سبھی مٹ گئیں یا بدل گئیں جو تھیں انبیاء کی شریعتیں یہ یقیں کرو شہر دوسرا کے پیام ہی کو دوام ہے

> جہاں اہلِ شانِ خمیدہ سر، جہاں حکمراں بھی جھکیس وہ دَر جہاں رفعتیں بھی شکستہ پر، یہ مرے نبی کا مقام ہے

میں بڑا ہوں ہند میں منتظر کہ نصیب ہو مجھے حاضری یہی میرا شوقِ تمام ہے ،یہی آرزوئے مُدام ہے

> دلِ مضطرب کی بیکارہے، مری چشمِ تر کا اشارہ مجھی اے شعیب تیری دوائے دل، یہی در دِعشق کا جام ہے

عشق نبی میں میں جلا بھناکروں میں

ہر دم نبی پاک کی مدح و ثناء کروں جی حیاہتا ہے میرا یہی مشغلہ کروں

آتی ہے بات جی میں مرے باربار ہے عشقِ رسول میں میں جلا اور بھنا کروں

صورت بھی بے مثال ہے سیرت بھی بے مثال دونوں جہاں بھی کم ہیں جو ان پر فدا کروں

پھولوں سے کم نہیں ہیں مدینہ کے خار بھی پھولوں کو پھر وہاں کے کہو کیا کہا کروں

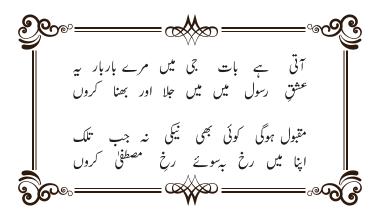
جنت نشان ہے ہی مدینہ کی سر زمیں مُسکن اُسے میں کاش بناکر رہا کروں

مقبول ہوگی کوئی بھی نیکی نہ جب تلک خود کا نہ رخ بہسوئے رخِ مصطفیٰ کروں سیرت ہے مصطفیٰ کی پیامِ نجات جب اے کاش زندگی بھر اُسی پر چلا کروں

کرتے ہیں لوگ کیا کیا مگر میرا ہے خیال میں عمر بھر اُنھیں کے مناقب لکھا کروں

نسبت شعیب کو ہے جو حاصل حضور سے تو کیوں غلام ان کا نہ خود کو کہا کروں



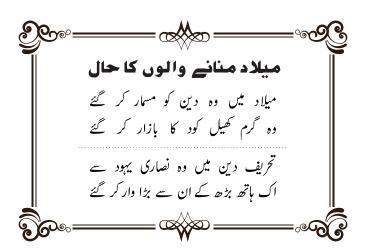


جگانے مصطفیٰ آئے جسی جست

ہدایت کی ضیاء لے کر جگانے مصطفیٰ آئے ضلالت کی گھٹاؤں کو ہٹانے مصطفیٰ آئے نبوت کا عکم لیکر رسولِ مصطفیٰ آئے شریعت کا سبق لے کر سکھانے مصطفیٰ آئے گنہ گارو بلاشک ہے حقیقت ہے حقیقت ہے گناہوں کی سیاہی کو مٹانے مصطفیٰ آئے بغاوت کی فضاؤں میں جہالت کی گھٹاؤں میں شربعت کی شمع لیکر جلانے مصطفیٰ آئے براہیمی حقائق کا سلیمانی معارف کا خلاصہ اور جاں لیکر شجھانے مصطفیٰ آئے جلال موسوئ لے کر جمال عیسوئ لے کر عدالت کی کسوٹی یہ جمانے مصطفیٰ آئے عداوت کا زمانہ تھا، شرافت سے بغاوت تھی اسی میں پیار و الفت کو سجانے مصطفیٰ آئے

شرافت کے صداقت کے دیانت کے امانت کے خاکق کو دلوں میں پھر بسانے مصطفیٰ آئے

شعیب ان کے گلی کوچوں سے آتی ہے ندا ہر دم مطفیٰ آئے مطفیٰ آئے مطفیٰ آئے ۔



عام ہے لطف اے ذی شم آپ کا ۔۔۔۔۔۔

ہر طرف ہے برابر کرم آپ کا
ہر کسی پر ہے دست کرم آپ کا
رحمۃُ العالمینی صفت آپ کی
عام ہے لطف اے ذی حثم آپ کا
دُولہا معرا ج کے آپ ہیں اے نبی
رفعتوں کا نشاں ہے قدم آپ کا
انبیاء ہیں خدا کے بہت سے گر
بادشاہوں کے دربار ہیں بے شار
بر نرالا ہی دیکھا حم آپ کا

ملک در ملک آتے گئے زیرِ پا ہو گیا گل عرب گل عجم آپ کا منبع ِ فیض ہے مصدرِ نور ہے رپڑ گیا جس جگہ پر قدم آپ کا دین پر تم مکمل چلو دوستو! دین ہے ہر طرح منتظم آپ کا

> کامیا بی کھڑی ہے تری منتظر اے مجاہد اُٹھا لے عکم آپ کا

حپاہا باطل بہت زیر ہو حق ذرا پر ذرا بھی ہوا سَر نہ خم آپ کا

> مال وزر کی شعیب اب تمنا نہیں اپنے عاشق کو بس فرطِ غم آپ کا



صلى اله عليه وسلم

لقب لے کے رحمت وہ آئے محمد

میسر رضائے شغل گر ہو ثنائے بنالوں میں سرمہ اگر ہو میسر مجھے بھی کنِ خاکِ یائے محمد نبيول ميں يكتا رسولوں ميں اونجا لقب لے کے رحمت وہ آئے محمد ہوا لرزہ طاری ضلالت کے دل پر كتابِ الهي جو لائے محمد صلاح وشرافت کی تنجی ہے بیشک پیام خدا اور ادائے محمر

حیاتِ دو روزه کرول کیا میں قربال ہزاروں حیاتیں فدائے محمد ملے نعت گوئی کا اے کاش موقعہ جو فردوس میں ہو لقائے محمد تمنا ہے یارب تو محشور کرنا قیامت میں زیرِ لوائے محمد شعیب اس جہاں میں عمر میری گذرے برائے خدا اور برائے محد



توحیر سے رق^ن ہوئے

صدتے میں محمد کے اُجالا ہوگیا وريان جہاں ميں گل ولالہ ہوگيا انسان کو دیا وجی الہی کا پیام انسان بھی اب پیت سے بالا ہوگیا محمر ہوگیا تابعِ فرمانِ لاریب کہ ادنیٰ سے وہ اعلیٰ ہوگیا توحیر سے روثن ہوئے لوگوں کے قلوب تو کفر کا منہ خوف سے کالا ہوگیا جب نعت کہا وصفِ نبی میں تو شعیب بخشش کا تیری بیر ایک آله ہوگیا

یہی سوزدل کی بیل ہے جسمان

جو نبی کے ذکر سے آشا نہ ہو وہ زبان ذلیل ہے جو ہو ان کی یاد سے بے خبر بہ یقیں وہ قلب علیل ہے

کیا ہے شان ان کی کسے خبر ، ہے کمال ان کا عروج پر جو کروں میں حمد وثنا بھی گروہ بہت بہت ہی قلیل ہے

وہ ہمارا پاک رسول ہے جو بشیر اور نذریہ ہے وہی انبیاء کا امام ہے جو خدا کا خاص خلیل ہے

یہ چمک جوشمس وقمر میں ہے یہ دمک جولعل و گہر میں ہے بخدا مرا یہ یقین ہے کہ وہ عکس روئے جمیل ہے

وہ جو آیا نور چیک اُٹھا جوتھیں ظلمتیں وہ بکھر گئیں ذرا اب قدم بقدم چلو کہ نجات کی وہ دلیل ہے

سر عرش ہے یہ لکھا ہوا میں خدا ہوں اور وہ مرا نبی یہ بڑا عظیم مقام ہے جو عطاءِ ربِّ جلیل ہے

> اے خدا ترے بیشعیب کی یہی آرزویہی شوق ہے مری موت ہو در پاک پر یہی سوزِ دل کی سبیل ہے



نبی کامقدس حرم دیکھآئے حصصت

خدا نے بلایا توہم دیکھ آئے 🖈 نبی کا مقدس حرم دیکھ آئے تمناتھی جس کی زمانہ سے ہم کو 🦙 بفضلِ خدا دمبرم و کیھ آئے نہ یائے گااس سے حسیں کوئی منظر 🖈 کوئی گرچہ باغ اِرم دیکھ آئے وحی کا وہ مہط عجب دارباہے 🦟 ہم اس کا خصوصی بھرم دیکھ آئے وہ گنبد کا منظر وہ روضہ کی جالی 🖈 ادب سےوہ باچشم نم دکیھ آئے نبی کی وہ مسجد وہ محرا ب و منبر 🦙 سبھی کو بنظر اتم دیکھ آئے وه جنت کے روضہ کی لکش فضائیں 🌣 نبی کی وہ موج کرم د کیچہ آئے مدینہ کے کنگر بھی ایسے ہیں روشن 🦟 کہ شمس و قمر کو عدم و کیھ آئے گواہی دی دل نے ہے اسلام زندہ 🖈 جو اسلام کا وال عکم دیکھ آئے یقیناً ہے خوش بخت وہ آنکھ یارو 🖈 جو ان کا درِ محترم دیکھ آئے شعیب انگی تم پرعنایت ہے بے حد 🖈 کہ بے سروسا ماں حرم دیکیرآئے

نسخمرے در دول کا جیست

یوچھے نہ کوئی مجھ سے عالم مرے جذبوں کا ممکن ہے کہاں کہنا الفاظ میں معنوں کا ہر وقت تصور میں رہنے لگے آقا اب شاید کہ ملا ہے ہی، شمرہ مرے نالوں کا بیار محبت ہوں، لے جاؤ مجھے طیبہ اس کے سوا کونسا ہے، نسخہ مرے دردوں کا انوارِ محمد کی ہر سمت ضیاء یاشی کرتی ہے صفایا اِن دنیا کے اندھیروں کا قرآن و شریعت کا جو علم نبی لائے وہ علم خلاصہ ہے ساری ہی کتابوں کا قانون و طریقے سب منسوخ ہوئے کیدم لائے مرے آقا سردار نظاموں کا بخشش کا شعیب اِس میں کیا خوب وسلہ ہے اک شعر بھی ہو جائے منظور جو نعتوں کا

رحمت سرکار مدینه کی

کس سے ہو بیال عظمت ، سرکارِ مدینہ کی کرتا ہے خدا مدحت ، سرکارِ مدینہ کی بنیآ ہے مقام اس کا ،عظمت کے نشمن میں حاصل ہے جسے اُلفت ، سرکارِ مدینہ کی دشمن کو دعائیں دیں،غیروں یہ نوازش کی د کیھو تو ذرا رحمت ، سرکارِ مدینہ کی د یکھانہیںشاہوں کو ، مبہو ت ہوئے کیونکر اس شان کی ہے شوکت ، سرکارِ مدیبنہ کی دو نیم قمر جب ہو اُنگلی کے اشارے سے کیسی ہے عجب طاقت ، سرکارِ مدینہ کی معراج میں وہ پہنچے، جبعرش معلّی تک سوچو توسهی رفعت ، سرکارِ مدینه کی اصحابِ پیمبر کا رتبہ ہی سوا دیکھا

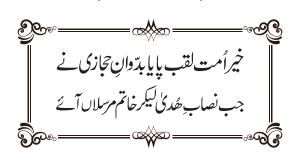
حاصل ہے جنھیں صحبت ، سرکارِ مدینہ کی

سیراب کیا جس نے یک گھونٹ سے صد ہا کو کیا خوب ہوئی برکت ، سرکارِ مدینہ کی شیطان کا ہے بھائی حیوان سے ہے بدتر كرتاجو نهيں وقعت ، سركارِ مدينه كي باطل کے جھمیلوں سے انساں کو رہائی دی ادنیٰ سی ہے یہ شفقت ، سرکارِ مدینہ کی اک خاک کا ذرّہ بھی ہوجائے گہریک دم مل جائے اگر نسبت، سرکارِ مدینہ کی احکام شریعت کا تم علم کرو حاصل بے شک ہے یہی دولت ، سرکار مدینه کی فرمان خدا س لو محبوب مرا ہے وہ کرتا رہے جو طاعت ، سرکارِ مدینہ کی باطل میں کہاں ہمت ، ہم کو جو مٹا ڈالے گر تھام کیں ہم سنت ، سرکارِ مدینہ کی كهلايا شعيب ان كا مداح جهال بهر مين جب پیش کیا مدحت ، سرکارِ مدینه کی

خاتم مرسلان آئے جیست

مصحف کبریا لیکر خاتم مرسلال آئے اُسوهٔ جانفزا لیکر خاتم مرسلال آئے رحمةٌ العالمين بن كرخاتم مرسلال آئے نورِ حق کا دیا لیکر خاتم مرسلال آئے خیر اُمت لقب پایا بدّوانِ حجازی نے جب نصابِ مُدىٰ لَيكر خاتم مرسلال آئے وا دیوں سے جہالت کی وہ نکلتے گئے جونہی نسخهٔ رہنما کیکر خاتم مرسلال آئے بن گئے صاحبِ رشد ومعرفت جو نہ تھے حق پر جب نظام مدیٰ لیکر خاتم مرسلال آئے ظلمتیں حیٹ گئیں ساری ، جگمگا یا جہاں سارا دین کی جب ضیاء لیکر خاتم مرسلا آئے

شرک کا خاتمہ ویکھا بٹ کدیے گریڑے جس وم یک خدا کی صدا لیکر خاتم مرسلال آئے شر پیندوں میں آئی تھی انقلابی فضا یکدم خیر کی کیمیا لیکر خاتم مرسلال آئے بے حیائی ہوئی غائب ، نقشہ زندگی مدلا جب حیا کی روا لیکر خاتم مرسلاں آئے زور ماطل ہوا زائل ، اہل حق کو زبان آئی نتیج معجز نما لیکر خاتم مرسلال آئے ا ہے شعیب اب کھڑ ہے ہو کرسب میں اعلان کر دینا مر وہ ولر با لیکر خاتم مرسلاں آئے



وہ جب أمى لقب والے

ہوئے جیراں و سرگرداں سبھی علم و ادب والے قیادت کے لئے آئے وہ جب اُمی لقب والے ہدایت کی شمع لیکر جو آئے تھے محمہ تو بھٹلتے تھے جہالت میں عجم والے عرب والے ديا پيام رباني پلايا جام عرفاني ہوئے سیراب اُن میں سے جو تھے سیجی طلب والے مریضانِ ضلالت کو ہدایت سے شفا تجشی تھے جاہل جس سے یہ ہندی و بونانی مطب والے سنا توحید کا نغمہ ، بتوں نے بڑھ لیا کلمہ يه ديكھا تو ہوئے برہم جو تھے غيظ و غضب والے نبی کے جام عرفانی سے سب ہی نے بیا لیکن ملوث تھے تکبر میں حسب والے نسب والے تلاوت جو نبی کرتے خدا کے پاک قرآل کی کہا کرتے تھے وَالْغَوُا فِیلهِ وہ شوروشغب والے

نبی نے عیش و مستی پر لگائی تھی جو پابندی اسی پر ہوش کھو بیٹھے تھے وہ عیش و طرَب والے

شعیب اہل بغاوت کے بھڑکنے سے نہ گھبرانا بھڑکتے اور بھڑکاتے ہیں یوں ہی بو لہب والے





تاجداراة بن وآخريب

ہیں وہاں پر سرؤرِ دنیا ودیں محسن انسانيت شمع يقين تاجدار اوّلين و آخرين آپ کا صدقہ ہے پیدین متیں آپ جو پہنچے تھے تا عرش بریں جس کے ہیں دربان جبریل امیں ان کا ہمسر انبیاء میں بھی نہیں ہر طرف شہنائیاں بجنے لگیں ظلمتیں ساری ہی، یکدم چیٹ گئیں ہر گھڑی ہوں آپ براے شاہِ دیں جس کورے ہیں شاروں سے سیس یک نظر ہو اے شفیع المذنبیں وه تو بین مروح رب العالمیں

نازکرتی ہے مدینہ کی زمیں آب ہیں فخر رسل ختم رسل آپ امام الانبياء شاهِ أمم رحمتوں کا باب ہیں ذات رسول رفعتوں کا کیا ٹھکا نا آپ کی روضهٔ خضراء کی عظمت کیا کہوں کر سکے کیا ہمسری کوئی ولی شهر طيبه ميں جو آئے مصطفیٰ وہ جو آئے دین کا لیکر جراغ جس قدر تارے ہیںاتی رحمتیں يو چھنے گا کيا مدينہ کا جمال میں گئے امید شخشش آیا ہوں كرسكے گا كون نعت ان كى شعیب

سب کھا آپ ہی کا صدقہ ہے۔

عقل کی رسائی سے بالا ان کا رتبہ ہے فرش تا فلگ سب کھے آپ ہی کا صدقہ ہے لا کلام ہے مُسن ماہتاب پھر بھی وہ دامنِ نبوت کا ایک داغ لگتا ہے انبیاء بھی آئے ہیں بے شار دنیا میں یر کمال کا حامل آپ ہی کا اُسوہ ہے کس قدر بلندی تک آپ کی رسائی ہے کہ جہاں فرشتہ بھی خود کو زیر یاتا ہے نعت احمد مُرسل کا صلہ یہ کافی ہے حشر میں وہ فرمادیں یہ شعیب میرا ہے

بالا ہے تصور سے بیرفنار محمد جیست

اللہ کا اقرار ہے اقرار محمد اللہ کا انکار ہے انکارِ محمد

ہر قولِ محمد میں ہے تا ثیرِ ہدایت سلطان فصاحت ہے یہ گفتارِ محمد

> ہے اسوہ احمد میں ہدایت کا خزانہ اے کاش کہ ہم تھام لیں کردارِ محمد

گزرے ہیں بساصان عظمت وسیادت حاصل ہے کسے شوکتِ دربارِ محمد

> بے راہ کومل جائے ہدایت کی کسوٹی پڑھ لے گا اگر شوق سے ا فکار محمد

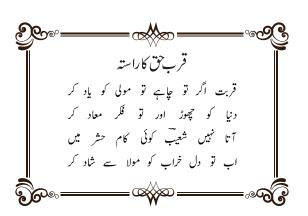
ہرگام زباں پرتھیں ہدایت کی دعا ئیں کافر ہوئے جب در پئے آزار محمد



روش ہوستارہ مری قسمت کا بلا شک ہو جائے جو رؤیا میں بھی دیدار محمد

بل بھر میں ہوئی عرشِ بریں تک جورسائی بالا ہے تصور سے بیر رفتار محمد

> حسرت وتمناہے شعیب آنکو میں ڈالوں مل جائے اگر خاکِ درِ دارِ محد



عجب پيرشمه ديكھئے

عشق احمد کا عجب بی کرشمہ دیکھئے عاشقوں کا عشق میں مر کے جینا دیکھئے

ساقنی رحم و کرم کی عنایت دیکھئے دشمنوں کو بھی دعاء اور تخفہ دیکھئے

چاند لگتا ہے مجھے پھیکا پھیکا دوستو جب سے پڑھا مصطفیٰ کا سراپا دیکھئے

ریگ زارِ بطی پر سارے گلشن ہیں فدا ہے یہاں کی مٹی بھی رشکِ لالہ دیکھئے

میری آنکھوں میں بسا ہے مدینہ کا سال ہے مدینہ کا حرم کیا ہی پیارا دیکھئے

فرش کیا ہے عرش بھی دیکھ آئے مصطفیٰ

ان کا رتبہ خلق سے کتنا ہے بالا دیکھئے

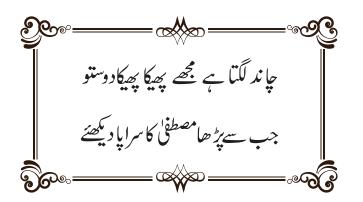
اک اشارہ میں ذرا جاند گرے ہوگیا اور کا فر ہو گئے خوار و رسوا دیکھئے فتح مکہ جب ہوا کر دئے رشمن ربا

آپ کے اخلاق شے کیسے اعلی دیکھئے

اے شعیب امید ہے گر چہ عاصی ہوں بڑا

ہے شفاعت پر مجھے یوں بھروسہ دیکھئے

سے شفاعت پر مجھے یوں بھروسہ دیکھئے



بهسوئے طبیبہ میں جارہا ہوں

خدائے برتر کے ذکراطہر سے منہ کوطاہر بنا رہا ہوں نبی کی یا دوں سے قلب اپنا خدا کی خاطر سجار ہا ہوں

خدا کے فضل وکرم سے مجھکو ہے مدح احمد کا شغل حاصل نبی کی نعتوں کے بندلکھ کر میں جامِ الفت پلار ہاہوں

نبی رحمت ، رسولِ وحدت بنا کے بھیجا خدانے ان کو اُسی نبی کا سنا کے کلمہ بتوں کو ایماں سکھا رہاہوں

نگاہِ رحمت کی آرزو میں ہے اشک الفت کا بحر جاری یقیں ہے مجھکو کہاشک الفت سے نارِ دوزخ بجھا رہا ہوں

خدا سے جن کا کٹا تھا رشتہ نبی نے ان سے کہا تھا لوگو! کہ جام عرفاں لئے ہوئے میں خدا کی جانب بلار ہا ہوں

میں سوئے خصراء چلاتو دل نے کہا ہے جھک کراہے میرے آقا غلام ہوں میں تمہارا ادنیٰ بیشوق دیدار آرہاہوں

نبی کے روضہ کی دیدسے جو بیضل رہی ہوئے مشرف بہرشک وحسرت میں انکی آئکھوں پیاپی نظریں جمار ہاہوں درازکر کے جناب باری میں دست مجزونیاز اپنا طفیل سے ان کے دل سے اپنے داغے عصیاں مٹار ہاہوں نہ ہوں میں واپس مدینہ جاکر، شعیب دل کی پکارہے یہ اسی تمناکو دل میں لیکر بسوئے طیبہ میں جارہاہوں



چراک بارطیبه کاسفرموتا نسست.

میسر مجھ کو پھر اک بار طیبہ کا سفر ہوتا مقدس گنبد خضراء مرے پیش نظر ہوتا

نبی کی مسجد و محراب و منبر دیکها سب کو مواجه پر میں حاضر با ادب با چشم تر ہوتا

خیالوں میں نبی ہوتے نگاہوں میں حرم ہوتا زباں پر بھی مرے صل علی شام و سحر ہوتا

مجھے گر خاک روبی اُن کے در کی جو میسر ہو نصیبے سے غلامِ در گہہ خیرُ البشر ہوتا

زلیخا بھی جمالِ مصطفیٰ گر دیکھ لیتی تو بقولِ عائشہ اسکا بھی شق قلب و جگر ہوتا نبی کے علم و حکمت پر عمل میں چست گر ہم ہوں جہانِ شرک و باطل کیک بیک زیر و زبر ہوتا

شعیب ان کی محبت سے اگر مخبور دل ہوتا تو تجھ کو ہی میسر رفعتوں پر سے گذر ہوتا



هواروش جهال سارا

ہوا روش جہاں سارا محمد سا قمر آیا ہمیشہ کو چھٹی ظلمت جو وہ نورِ سحر آیا

نبی آئے بہت لیکن محمد ہی ہوئے خاتم نبوت کے شجر پر اب بہ فصلِ رب شمر آیا

ہوئی تکمیل دینِ حق ہوئی محفوظ کتابِ رب حفاظت کا خدائی وعدہ اپنے وقت پر آیا

ضرورت ہے نہ کوئی اس جہاں میں اب نبوت کی جو اب دعوی کرے اسکا جنون اس کا اُبھر آیا

غلام احمد ہے جھوٹا اپنے دعوے میں نبوت کے خلل اس میں دماغی تھا سبھی کو بیہ نظر آیا

غلام احمد کو جو مانا بلا شک وہ ہوا کافر اسی کا ہر طرف سے فتوی اہلِ بصر آیا

مسلمانو! نه حجبور و تم محمد کا مجمعی دامن وہی ختم رسل آیا وہی خیر البشر آیا

بچالے اے خدا دجال کے فتنے سے ہم کو تو بڑے دجال آئے ہیں زمانہ پُر خطر آیا

شعیب اب دامن احمد سے وابستہ سدا رہنا ہمیں تو عافیت کا بس یہی ساماں نظر آیا

لئے آخری پیغام ختم سل آیا میں

وه نبيول ميں افضل نام ختم رسل آيا لئے آخری پیغام ختم رسل آیا مکمل ہوا دین خدا آپ سے بےشک وہ اللہ کا انعام ختم رسل آیا ضرورت نہیں قادیانی نبوت کی کہ لیکر پیام تام ختم رسل آیا بروزی و ظلّی مشقل ختم کرنے کو نبوت کی سب اقسام ختم رسل آیا ۔ چلوسوئے طبیہاے شعیب اب حضوری میں لئے معرفت کا جام ختم رسل آیا

ول كى جلاياد محمد عليان

مؤمن کے لیے دل کی جِلا یادِ محمد
لاریب کہ ہے روح فزا یاد محمد
عاشق کے لئے آب بقاء یاد محمد
کہدوں گا کہ امت کی دوا یاد محمد
دن رات ہوگر کام مرا یاد محمد
کرتے ہیں بصد شوق وفا یاد محمد
ہر گام کرو یادِ خدا یادِ محمد

ایمان و مل کی ہے ضیاء یادِ محمد بیان و مل کی ہے ضیاء یادِ محمد بیان ہوا دل تو لیا نام نبی میں دوکی ہو تجھے عشق نبی کا تو بیس لے گر پوچھ لے مجھ سے کوئی امت کی دوا کیا چھکے گا ستارہ مرا عرفال کے افق پر ارباب فلک بھی بخدا صل علی سے ارباب فلک بھی بخدا صل علی سے آتی ہیں شعیب بر بدل سے بیصدائیں





نبی کی یاد بس گئی جست

نبی کی یاد بس گئی تو دل میں حق عیاں ہوا اسی سے کھر نبی کا عشق قلب میں نہاں ہوا رموزِ عشق و معرفت کا بحر بھی رواں ہوا طریق شرع و دین پرعمل بھی اب جواں ہوا

نبی کی یاد بس گئی تودل میں حق عیاں ہوا

نبی کے مصطفل کے ہیں مدح سرا سے عرشیاں قدم بھی آپکے بیثوق چھوتی ہیں بلندیاں کسی چنیں چناں کا پھر گذر کیا ہوسگے گا یاں خدا سے خود ہی آپ کا مقام جب بیاں ہوا

نبی کی یاد بس گئی تودل میں حق عیاں ہوا

جہالتوں کے دَور میں ، ہدایتیں ہیں آپ کی جہالتوں کے دَور میں اس ، کرامتیں ہیں آپ کی جہانِ رنگ وبو میں اس ، کرامتیں ہیں آپ کی پرائے اپنے سب ہی پر، عنایتیں ہیں آپ کی ظہورِ مصطفیٰ ہوا تو فصلِ ہے کراں ہوا

نبی کی یاد بس گئی تودل میں حق عیاں ہوا

بھٹک رہے تھے انس وجاں صلالتوں کا زور تھا بتوں کی حکمرانی تھی ، جہالتوں کا شور تھا دلوں پہ ان کے بردے تھے ہر ایک فرد کور تھا اسی میں آئے جو نبی ، تو نور کا سال ہوا

نبی کی یاد بس گئی تودل میں حق عیاں ہوا

بلا شبہ تمام انبیاء کے وہ امام ہیں سبھی سے بڑھ کے آپ خلق میں ذی احترام ہیں وہ صاحبِ قرآن ہیں ، وہ حاملِ پیام ہیں وہ لائے دینِ حق تو شرک وکفر کو خزال ہوا

نبی کی یاد بس گئی تودل میں حق عیاں ہوا

سلام تم پہ اے منارِ معرفت سلام ہو اے فرِ دو جہال ، اے سیلِ مرحمت سلام ہو اے وجہ کن فکال ، اے سر عافیت سلام ہو جو آئے آپ تو جہال میں نورِ جاودال ہوا

نبی کی یاد بس گئی تودل میں حق عیاں ہوا

صلوٰۃ پر سلام پر ثواب بے حساب ہے نبی کی یاد بے شبہ علاقِ بیج وتاب ہے بیہ شغل نعتِ مصطفیٰ دوائے لاجواب ہوا شعیب نعتِ مصطفیٰ سے یرُ ضیا جہاں ہوا

نبی کی یاد بس گئی تودل میں حق عیاں ہوا

مثالِرُخِ تاباں ہے کہاں؟

خلق میں مثلِ مجمد شہبِ خوباں ہے کہاں؟ ساری دنیا میں مثالِ رُخِ تاباں ہے کہاں؟

آپ کا نامِ مقدس مرے دل کا ہے قرار ذات سے آپ کی حاصل ہوا مؤمن کو وقار دین سے آپ کے چلتی ہے بہاں باد بہار بر قرار آپ سے ہے سلسلۂ لیل و نہار

مدے و تعریف مری آپکے شایاں ہے کہاں ساری دنیا میں مثالِ رُخِ تاباں ہے کہاں

آپ ہیں ختم رُسُل نورِ اَزَل شَمْع ہدی ہدی ہدی ہدی عرب عجم شاہِ اُمم خیرِ ورئی بادی باعث کرن میکن شمسِ ضحی بدرِ دُجی شافع روزِ جزا شرح قرآل سرِ خدا شرح قرآل سرِ خدا

سوچ لو ان سوا مہر درخشاں ہے ں ساری دنیا میں مثالِ رُخِ تاباں ہے کہاں

برکتِ احمد مُرسل سے ملاحق کا پیام آپ ہیں نورِ نبوت کے لیے فصّ خِتام آپ نی تو دیا ہے ہمیں جینے کا نظام آپ ہیں نورِ خدا نورِ مہری نورِ سلام

ذاتِ احمد کے سوا مظہرِ بیزداں ہے کہاں سار ی دنیا میں مثالِ رُخِ تابا ہے کہاں

پیروی میں ہے محمد کی مسلمال کاشَرُف زندگی میں یہی دولت و گھر اور صَدَف رفعتیں باتے اسی سے تھے بزرگانِ سَلَف جو اطاعت سے مڑا اس کے لیے بارِ خَوَف

جُرُ اطاعت ہمیں اب زیست کاساماں ہے کہاں ساری دنیا میں مثالِ رُخِ تاباں ہے کہاں معدنِ بُود و سخا مظہرِ کردار ہیں آپ مشعلِ رُشد و ہدیٰ مطلعِ انوار ہیں آپ پیکر خلقِ کسن خلق کے غم خوار ہیں آپ اے شعیۃ اس دِلِ بیارکے دالدار ہیں آپ

تو بتا مثلِ نبی چشمۂ فیضاں ہے کہاں ساری دنیامیں مثالِ رُخِ تاباں ہے کہاں

شانِ خيرالبشر

سب کے سب دیدہ ور دیکھتے رہ گئے شان خیر البشر دیکھتے رہ گئے

حُسنِ احمد کی جلو ہ طرازی ہے خوب جس کو سمس وقمر دیکھتے رہ گئے

عرش پر جو گئے آپ تو جبرئیل رفعتوں پر گذر دیکھتے رہ گئے

سبر گنبد پهر انوارکی بارشیں هم تو شام و سحر د کیھتے رہ گئے

آ پ نے ہم کو قانون ایبادیا سارے اہلِ نظرد کیھتے رہ گئے دشمنوں نے بہت سا زشیں کیں مگر سب کو ہم بے اثر د کیھتے رہ گئے

گھر سے نکلے وہ ہجرت کی شب تو شریر پچھ اِ دھر پچھ اُ دھر د کیھتے رہ گئے

آ پ تو حید کا جو نہی لائے پیام کفر کو دَر بدَر دیکھتے رہ گئے



رحمصطفیٰ دیکھتے رہ گئے۔

شانِ صل علی دیکھتے رہ گئے مُسنِ بے انتہاء دیکھتے رہ گئے

ان کی سیرت و تاریخ پڑھ پڑھ کے ہم نقشہ دلبربا دیکھتے رہ گئے

> عرش پر آپ پنچ جو معراج میں تو تمام انبیاء دیکھتے رہ گئے

ہم نے روضہ کی جالی پپہ ڈالی نگاہ تو ادب کی وہ جا دیکھتے رہ گئے

جب دعاؤں سے گالی کا بھیجا جواب رحمتِ مصطفیٰ دیکھتے رہ گئے

ورسِ توحید سُن کر که کفار سب
کفر کا خاتمه دیکھتے رہ گئے
سرنگوں فتح مکه میں سارے عرب
آپ کا دبدبہ دیکھتے رہ گئے
جوستاتے رہے عمر بھر وہ بھی آج
ان کی شانِ عطا دیکھتے رہ گئے
نعتِ احمد کہی تُونے جب اے شعیب
نعتِ احمد کہی تُونے جب اے شعیب
سب ہی حسرت زدہ دیکھتے رہ گئے

حیکتے ہیں دروبام رسول جیست

میرے سینے میں جپکتے ہیں درُوبامِ رسول یادآتے ہیں سُہانے سے وہ ایّام رسول

بن گیاہے میرادل بھی کسی لائق توضرور خانهٔ دل میں ہے آباد مرے نام رسول

> مرتبہ ان کا کہاں جان سکے کوئی بشر جب کہ خود رب جہاں بھی کرے اکرام رسول

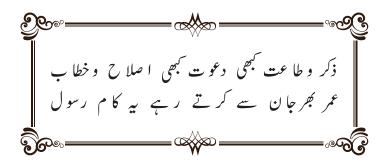
اک نظر میں ہوئی کفار عرب کی تسخیر پھر سمجھ لو ذرا تم شوکتِ إقدامِ رسول

آپ کرتے رہے ہرگام دعا ان کے لیے مشغلہ ہی بڑاجن کارہا دشنامِ رسول

ارض وافلاک کاعالم ہے کہاں کاعالم اصل عالم ہے وہی عالم پیغامِ رسول

> دین کی شکل میں قرآن کی صورت میں ہمیں مل گیاہے بقسم خوب ہی انعامِ رسول

ذکروطاعت کبھی دعوت کبھی اصلاح وخطاب
عمر کبرجان سے کرتے رہے ہے کام رسول
سر جھکانا یہاں آنکھوں کو بجھانا ذرا تم
اے مسافر یہیں فرماتے ہیں آرام رسول
شانِ اصحابِ بیمبر ہے رسائی سے بعید
تربیت کرتے رہے جن کی وہ ہر گام رسول
یوم محشر کبھی تجھ کو نہ لگے پیاس شعیب
گر بلادیں مجھے کوثر کاوہ کی جامِ رسول



جب ذکر محمد ہوتا ہے۔

جب ذکرِ محمد ہوتا ہے رحمت کی گھٹائیں چھاتی ہیں سرکارِ مدینہ کے دم سے دنیامیں بہاریں آتی ہیں

خورشید نبوت جو آیا فیضانِ نبوت بَر لایا خورشیدکی کرنیں اب ہردم انوارِ خدا برساتی ہیں

اخلاق و دیانت کی شمعیں آقا نے مرے روش جو کیں ادراک کو جیراں کرتی ہیں نظروں میں ضیا جپکاتی ہیں

اعجاز نما پیکر اُن کا ، چہرہ ہے کُھلا مُصحف جیسا کردار بلند ایسا جس سے اقوام ہدایت یاتی ہیں

جب دردِ محبت اُٹھتاہے میں ذکرِ نبی کرلیتا ہوں مادیں ہی نبی کی اِس دل کاسامانِ تسلی لاتی ہیں

بَطُحا کے نظاروں کا دکش منظرہی بساہے آئکھوں میں جنت کی بہاریں بھی جس پر قربان و فدا ہوجاتی ہیں

جب نعتِ محمد لکھتے ہیں راتوں میں شعیب ان کے عاشق محسوس وہ کرتے ہیں ساری ظلمات بکھرتی جاتی ہیں

رہے نسبت کسی صورت

شہ لولاک سے مجھ کو رہے نسبت کسی صورت الٰہی اِس کی کردے تو کوئی صورت کسی صورت جدائی کا برابر غم بساہے قلب میں میرے مجھے ہو کاش حاصل ان سے کچھ قربت کسی صورت یہ علم وہ گہی ہے صدقۂ اُمی لقب ورنہ بھی انسانیت یاتی نہ بیہ حکمت کسی صورت اگر امت طلے سنت کی راہوں برعجب کیاہے؟ ملے اس کو نئی شان ونئی شوکت کسی صورت ہماری زندگی ڈھل جائے گر قرآن وسنت پر نه دیکھیں ہم بھی دنیا میں کچھ ذلت کسی صورت غم عشق نبی جس دل کو مضطر کردیا ہمدم وہ آخر کاریالے گا بڑی راحت کسی صورت شعیب اس کو ولایت کی ہوا بھی کچھ نہیں لگتی جوایناتا نہیں ان کی مجھی سنت کسی صورت

تاریکی جہاں میں ہے نور آپ سے

تاریکی جہاں میں ہے تنویرآپ سے گونجی خدا کے نام کی تلبیرآپ سے عرب وعجم میں دینِ ہدی بھیلتا گیا جب سے دلوں کی ہوگئ تسخیرآپ سے آمد جوآپ کی ہوئی قرآن کو لئے اسلام کامحل ہوا تعمیر آپ سے کرد یجئے خداسے سفارش شہہ رُسُل بنتی ہے اہل ایماں کی تقدیرآپ سے چوں کہ کہا ہے تن نے عَلَیْذَا بَیَانَهُ فَا ہر ہوئی قرآن کی تفییرآپ سے کفار ہوتے محو تحیّر و دم بخود سنتے وہ جب بلاغت تعبیرآپ سے کرکت ہے ایش میت بینعت رسول کی تو ہوگیا جولائق تشہیرآپ سے برکت ہے ایش میت بینعت رسول کی تو ہوگیا جولائق تشہیرآپ سے



صدقے میں ان کے دربار چیکے كهسار چيك گلزار چيك لاکھوں پیمبر آئے تھے کیکن ان میں سے مدنی سرکار جیکے أترا حراء ميں قرآں جواُن ير دینِ خداکے آثار چیکے آمدسے ان کی باطل جو بھاگا ظلمت کدے میں انوار جیکے حاصل جنھیں تھی ان کی رفاقت ان کے علوم و افکار چیکے جب عشق احمد دل میں سایا دل میں مرے بھی اسرار جیکے سنت یہ ان کی قرباں ہوئے جو ان کی ادا اور گفتار جمکے

جب نعت گوئی شیوہ کیا میں
میرے نصیبے سوبار چکے
جب راہِ الفت میں عشق رویا
اشکِ محبت ہربار چکے
رشمن کے بچر کھاکر دعاء دی
اس طور ان کے کردار چکے
بی ہے شعیب اِن نعتوں کا صدقہ
گھر گھر جو تیرے اشعار چکے
گھر گھر جو تیرے اشعار چکے

اے کاش کتعریف نبی میرا ہُنرہو ...

ا و صا فِ محمد کے سمجھنے کو نظر ہو نعتوں میں مری عشقِ محمد کا اثر ہو

تعریفِ نبی میں ہے خفی حمدِ خدا بھی اے کاش کہ تعریفِ نبی میرا ہئر ہو

مسلم پہ صد افسوس کہ سیرت سے ہے جاہل کیسا ہے وہ مسلم جسے اس کی نہ خبر ہو

ہوجائے زیارت رُخِ انورکی مجھے گر واللہ کہ ہرروز مری شام سحر ہو

سیرت ہی سے چکے گا ہمارا بھی مقدر جیسے کہ ہوا سمس سے روشن بیہ قمر ہو سنت سے ہو وابستہ جو ملّت تو یقیناً ہر آن ثمردار بیہ ملّت کا شجر ہو

چھوڑو نہ نبی کا کہیں دامن مرے بھائی! اس راہ میں گرچہ گوئی نقصان و ضرر ہو

گرعشقِ محمد کی ضیا پاش کرکن ہو تو دل بخداشاہِ دِلاں رشکِ گہر ہو

مل جائے تخفے گر اے شعیب ان کی محبت تو دل میں تزے نور بسا مثل قمر ہو



جہاں رفعتیں ہیں جھی جھی جہاں رفعتیں ہیں جھی جھی

بَلَغَ العُلَىٰ بِكَمَالِهِ ، كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهِ حَسُنَتُ جَمِيْعُ خِصَالِهِ صَلُّوا عَلَيْه وَالِهِ

~~~~

ر اوصف مجھ سے بیان ہو، نہیں ایسی پاک زباں مری ر وصف مجھ سے بیان ہو، نہیں ایسی پاک زباں مری ر ک نعت میرا قلم کرے، بیمض ہے خواب وخیال ہی ہے مقام تیرا عظیم تر ، جہاں جاسکا نہ مکک کوئی مرے دل سے آئی مجھے صدا ، کہاں تو حقیر کہاں نبی

~**~** 

بَلَغَ العُلَىٰ بِكَمَالِهِ ، كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهِ حَسُنَتُ جَمِيعُ خِصَالِهِ صَلُّوًا عَلَيُه وَالِهِ

~~~

تری رفعتوں کی یہ شان ہے کہ ہیں شرمسار بلندیاں یہ قمر یہ شمس سبھی میں ہیں ترے حسن کی ہی تجلیاں بہ اُدب سلام کہا کریں، تری بارگاہ میں قدسیاں ترا عشق جو مجھے مل گیا، یہی میرا حاصل زندگی

بَلَغَ العُلىٰ بِكَمَالِهِ ، كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهِ حَسُنَتُ جَمِيعُ خِصَالِهِ صَلُّوُا عَلَيْه وَالِهِ

شہر دوجہاں تری برکتوں سے مدینہ شہر امن بنا تری کیا نظر وہاں بڑ گئی کہ وہ بے مثال چن بنا کیاہے شانِ شہر مدینہ جو ، ترا آخری وہ وطن بنا بخدا ہے شہر ہے وہ جگہ ، جہاں رفعتیں ہیں مجھی مجھی مجھی

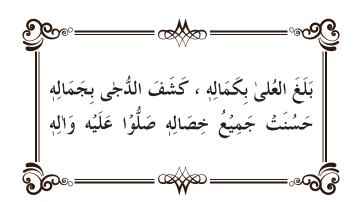
بَلَغَ العُلَىٰ بِكَمَالِهِ ، كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهِ حَسُنَتُ جَمِيْعُ خِصَالِهِ صَلُّوُا عَلَيْه وَالِهِ

تو شہے عرب تو شہے عجم ، تو ہی رمز راز حیات ہے تری پیروی میں رضائے رب ، ترا دین راہ نجات ہے ترا ذکر میری دوائے دل ، ترا عشق وجه ثبات ہے ترے اُسوہ کسنہ ہی سے بخدا ملی ہمیں روشنی

بَلَغَ العُلىٰ بِكَمَالِهِ ، كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهِ حَسُنَتُ جَمِيعُ خِصَالِهِ صَلُّوُا عَلَيْه وَالِهِ تری شان کس سے بیان ہو توحییبِ ربِّ انام ہے بقسم عروج عروج ہی تری منزل اور مقام ہے ترا معجزہ ہے کہ ہرجگہ ترے عاشقول کا بھی نام ہے ترے عاشقول کا بھی نام ہے ترے عاشقول کی بڑی خوشی ترے عاشقول کی بڑی خوشی

~~~~

بَلَغَ العُلىٰ بِكَمَالِهِ ، كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهِ حَسُنَتُ جَمِيعُ خِصَالِهِ صَلُّوا عَلَيْه وَالِهِ



### دونوں جہاں سے کم نہیں

عشقِ احمد دولتِ کون و مکان سے کم نہیں نام احمد کا مزہ دونوں جہاں سے کم نہیں

درگذر رحم و کرم دستِ عطاسب بے نظیر شانِ رحمت ان کی بحرِ بے کراں سے کم نہیں

> بوریئے کابسرا "اَلْفَقُرُ فَخُرِیْ" شان تھی فقروفاقہ آپ کا نازِ شہاں سے کم نہیں

فکرِامت آپ کو ہردم گُلاتا ہی رہا آپ کاامت کاغم کوہِ گرال سے کم نہیں

کسنِ بوسف سے بھی بڑھ کران تھا حسن وجمال اورسُن لو بے شبہ شمسِ تیاں سے کم نہیں

بحزوخا کی آہ وزاری خون ِ مولی بے مثال ہراداسیرت کی نقشِ جاوِداں سے کم نہیں

جب ہیں جبریل انکی دربانی پے نازاں تو شعیت مرتبہ بالاہے کچھ گڑ وبیاں سے کم نہیں

### لب پیجالوں نام محمد

#### 

لب پہ سجالوں نام محمد ، دل میں بسالوں روئے محمد ہاتھ میں لے لوں شرع محمد ، رُخ ہو مرا بس سوئے محمد

نام ہے پیارا ، ذات ہے عالی ،حسن ہے مکتا ، وصف مثالی روئے زمیں ہی اس سے ہے خالی ، جو ہومثیل خوئے محمد

خُلقِ محمد کیا کہنے گا ، خُلق ہوئی مسور و شیدا باغی و کافر کہتے رہے ہیہ ، سب سے بڑا جادوئے محمد

چیثم تمنا میری بہائے ، صبح و مسا آنسوئے محبت کاش سفر ہو میرا اُدھر کو ، اور وطن ہو کوئے محمد

خلق خدا میں ان کے برابر ، کوئی نہیں ہے ، کوئی نہ ہوگا چھان کے آئیں گرچہ جہاں میں، سارے ہی انسال خوئے محمد

شرم سے پانی لعل و گہر ہیں، سر ہیں جھکائے لالہ وگل بھی حسن ہے ان میں حسن محمد ، بو ہے اگر تو بوئے محمد

عشق نبی کا مارا ہوا ہے ، بندہ شعیب اب رحم تو کردو میری دواء ہے صرف یہی اب ، جا رہوں با پہلوئے محمد

# سب پروه رحمت لٹا گیا

سارے جہاں میں نور کابادل ہی چھاگیا آیا نبی توساتھ میں قرآں بھی آگیا

وہ جامِ معرفت بھی سبھی کو پلا گیا رب سے کٹے ہوؤں کو وہ رب سے ملا گیا

> شانِ کرم تو رحمتِ عالم کی دیکھئے اپنے پرائے سب پہ وہ رحمت لٹاگیا

دنیامیں لوگ ظلم وجہالت میں طاق تھے دینِ رسول علم کی راہیں بتا گیا

سانچہ میں ڈھل گئے وہ محبت کے بیک بیک فاروں پہ دشمنوں کوجو غنچہ دیاگیا

دورِعمر میں دی ہے اذاں جوبلال نے چینی نکل گئیں جو مجمد سُنا گیا

ذہنوں میں کفروشرک کی قائم تھی برتری ان کا ظہور کفر کی طاقت مٹا گیا

عشقِ رسول سے مجھے عشقِ خدا ملا فرض وسُنن کی دین کہ بیہ سب دیا گیا

لگتا نہیں ہے قلب شعیب اب مرا یہاں جب سے مجھے خیال مدینہ دکھا گیا



# السلام اے نبوت کے ماہِ تمام

السلام اے نبوت کے ماہِ تمام السلام اے کہ ہیں انبیاء کے امام السلام اے کہ جن کا ہے عالم غلام السلام اے شہر انس وجاں نورتام

ہرگھڑی اور ہردم اے خیر الانام تم پہ بے حد درود اور بے حد سلام

آپ کی ذات ہے شاہِ دنیا و دیں فخرِ انسانیت رحمۃ العالمیں سرورِ انبیاء خاتم المرسلیں خلق میں جن کا ہمسر ہے کوئی نہیں

ہر گھڑی اور ہردم اے خیر الانام تم یہ بے حد درود اور بےحد سلام جانِ ایمان ہیں روحِ عرفاں ہیں آپ راحتِ جانِ من غم کادرماں ہیں آپ کعبہ جانِ مَن شاہِ خوباں ہیں آپ مقصدِ حرف کُن ظلِّ رحمال ہیں آپ

ہرگھڑی اور ہردم اے خیر الانام تم یہ بے حد درود اور بے حد سلام

ہرطرف چھائی تھی ظلمتِ خونخوار جہل وغفلت کے انسان تھے سب شکار ہو چکے تھے سب تارتار ہو چکے تھی سب تارتار آپ جوآئے توجھٹ گیا سب غبار

ہر گھڑی اور ہردم اے خیر الانام تم پہ بے حد درود اور بے حدسلام

کفرکی شرک کی فِسق کی تھی گھٹا اور ضلالت تھی چھائی ہدایت کی جا جانتا تھا نہ کوئی صدافت ہے کیا آب آئے تو گشن بیہ روشن ہوا

ہر گھڑی اور ہردم اے خیر الانام تم یہ بے حد درود اور بے حدسلام

ہر سخن معتبر ہر نظر کیمیا ہر قدم حق نما ہر ادا معجزہ ہر عمل متند ہر سکوں جانفزا ہو ہنسی یا غضب ہر صفت رہنما

ہر گھڑی اور ہردم اے خیر الانام تم پہ بے حد درود اور بے حدسلام

مرتبہ آپ کاعقل سے ماورا خلق سب بالقیں آپ کی خاکِ پا آپ ہیں کشتی دین کے ناخدا آپ ہیں مصطفیٰ آپ ہیں مجتبیٰ

ہرگھڑی اور ہردم اے خیر الانام تم پہ بے صد درود اور بے صد سلام ذات ہے آپ کی خالی از نقص وعیب نقش کردارہے آپ کادیدہ زیب ہے کہ کامیابی بلاشک وریب گرتو قربان ہو آپ پراے شعیت

ہر گھڑی اور ہردم اے خیر الآنام تم پہ بے حد درود اور بے حد سلام

### کچھشق تقاضاکرتاہے جھست

کچھ عشق تقاضا کرتا ہے ، کچھ شوق اٹھا ہے جذبوں میں اوصاف محمد لکھتا ہی رہوں ، دن رات میں اپنی نعتوں میں

حیرت ہے فصاحت کو ان پر ، ہیں غرقِ تخیر نُطق وقلم کس طرح بیاں ہوشانِ نبی ؟ یارا ہی نہیں ان ساروں میں

جو حسن ملا آقا کو مرے ، واللہ کہ وہ لا ثانی ہے ہے شک ہیں بشر وہ پُر ان کا، ثانی ہے کہاں انسانوں میں

وشمن کی عداوت جاتی رہی ، کفار کے سربھی جھکنے گلے اخلاق سے پاکیزہ ایسے ، جادو کا اثر تھا باتوں میں

عزت و شرافت میں عالی ، اخلاق و صدافت میں بھاری ڈھونڈیں تو مثال ان کی لوگو! ،مفقود ہے اربوں کھر بول میں عرفان کی بارش برسائی ، آداب و معارف سکھلائے فیضان محمد سے ہادی ، تیار ہوئے بے راہوں میں

دنیا سے جہالت دور ہوئی اور علم کا دریا جاری ہوا ہرفن کے ہوئے ارباب نظر، اونٹوں کے ہنکانے والوں میں

کفارِ عرب حجیب حجیب کرہی ، سنتے تھے تلاوت آقا سے مسحور ہوا کرتے تھے وہ ، ایسا تھا اثر اِن پاروں میں

خواہش و تمناہے یہ مری ،مدت سے بڑی دل ہی دل میں میرا بھی شعیب اب نام ملے، سرکار کے ہی دیوانوں میں



## مدينه کاسمال ديکھا

مسرت ہے مجھے میں نے مدینہ کا سال دیکھا مجھے ہے ناز کہ بطحا کی زمیں دیکھی زماں دیکھا

سکوں سے پُر فضائیں تھیں ،عجب ہی وہ بہاریں تھیں نہیں دیکھا کہیں منظر، جو منظر میں وہاں دیکھا رکوع و سجدہ و تکبیر کا عالم نہ پوچھو تم زمیں یہ ہم نے بھی عرش بریں کا لطف وال دیکھا

اذانوں میں نمازوں میں تلاوت میں جماعت میں علام عجب شوق ومحبت سے بھری بے تابیاں دیکھا زیارت روضۃ الجنہ کی جب حاصل ہوئی مجھکو کہا دل نے کہ میں نے بُقعۂ رشک جنال دیکھا

میں پہنچا روضۂ خضرا پہ تو آئی ندا مجھ کو زے قسمت کہ تونے در گہہشاہ شہاں دیکھا

شجر ہو یا حجر دیوار ہو یا در حقیقت میں وہاں پر ذکرِ رب ہر چیز کے نوکِ زباں دیکھا

یہ ہے دربار محبوب خدا ہر دم ادب رکھو سلاطیں کیا یہاں تو سرنگوں میں قدسیاں دیکھا

ہوئی خواہش شعیب اس کی کیہیں ہوتا مرا مدفن بقیع پاک کا جب منظر جنت نشال دیکھا سے

# آپ کااعلی مقام اچھالگا

میں بھی احمد کے غلاموں میں غلام احیما لگا عاشقوں میں ان کے یک میرا بھی نام احیصا لگا یڑھ چکا ہوں میں ادیبوں کا کلام پُر بہار یر مجھے اللہ کا معجز کلام اچھا لگا کرسکی تہذیب نو خیرہ نہ میری آنکھ کو مجھ کو تو اسلام کا سیا نظام احیما لگا ہر طرف ہے علم و فن کا غلغلہ دنیا میں آج یر ہمیں قران و سنت کا بیام احیما لگا ہم نے یارو بادشاہوں کے محل دیکھے بہت دلُ کو کیکن آپ کا دار السلام اچھا لگا انبیاء تھے سب کے سب برتر و بالا بالیقیں اور ان میں آپ کا اعلیٰ مقام احیما لگا زندگی اپنی بنانے کے لئے مجھ کو شعیب احمدِ مختار کا نقشِ تمام اچھا لگا

### نازشِ انس وجاں ڪھھھ

بلا شک ہیں فخر رسولاں محمد ہیں عالم کی جاں ماہ تاباں محمد غموں اور دردوں کا درماں محمد فدا جن بیہ لعل بدختاں محمد

وہ پیارے محمد وہ پیارے محمد وہ پیارے محمد وہ پیارے محمد

مٹائی جہالت کی ظلمت جہاں سے ہٹائی گھٹائے ضلالت یہاں سے نکائی شرارت زمین و زماں سے کیا جس نے بیکام دل اور جال سے

وہ پیارے محمد وہ پیارے محمد وہ پیارے محمد وہ پیارے محمد بلندی عطا کی ہے جس نے نظر کو جلا دی ہے جس نے علوم و ہنر کو نوازا ہدایت سے جن و بشر کو کیا جس نے روشن ہے قلب و جگر کو

وہ پیارے محمد وہ پیارے محمد

وہ پیارے محمد وہ پیارے محمد

شفیع الوری جن کا قدسی لقب ہے وہ جن کے قدم پر عجم ہے عرب ہے قریثی و عربی معزز نسب ہے وہ جن کا کہ فرمان فرمانِ رب ہے

وہ پیارے محمد وہ بیارے محمد

وہ پیارے محمد وہ پیارے محمد

پسینہ ہے جن کا شہے مشک و عنبر ہیں دندان جن کے گہر سے بھی بہتر ہے فضلہ بھی جن کا شفاء اور مطہر سرایا ہے جن کا معطر معطر وہ پیارے محمد وہ پیارے محمد وہ پیارے محمد وہ پیارے محمد

> ہوا تھا اشارے سے جن کے قمرشق ہوئی نہر انگل سے جاری وہ برق سحر کی چیک ہے انھیں سے تو مشتق انھیں سے حلاوت شمر میں محقق

وہ پیارے محمد وہ پیارے محمد وہ پیارے محمد وہ پیارے محمد

شعیب التجا کر رہا ہوں خدا سے مجھے جو ملا ہے ملا ہے دعا سے نبی کی محبت تو دے دے عطا سے مٹا دوں مری جان ان پر وفا سے

وہ پیارے محمد وہ پیارے محمد وہ پیارے محمد وہ پیارے محمد —

## آئے محمد تو چھائی ہے رحمت

آئے محد تو چھائی ہے رحت صلی اللهُ عَلیْه وَسَلّم سارے جہانوں پرب کی ہے نعمت صلی الله علیه وَسَلم سیرت وصورت دونوں میں جنکا ثانی نہیں ہے ثانی نہیں ہے شاہِ مدینہ کی ہے عظمت صَلَّح اللهُ عَلَیْهُ وَسَلَّم سٹس وقمرنے ارض وساءنے ان کی نبوت کی دی ہے گواہی برشئ سفابر إن كاصداقت صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَم سورج سے روش نبی کا تھا چہرہ معجز نما تھا جن کا سرایا لے کر وہ آئے ایس کرامت صلی للهُ عَلیْه وَسَلّم رب نے کہا ہے تن لوائے لوگو! میرا وہی ہے میرا وہی ہے میرے نبی کی جو کرتا ہے طاعت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم جس دل میں ان کی محبت نہیں ہے ہرگز ہرگز وہ مؤمن نہیں ہے معراج ایماں ہے ان کی محبت صلی للهُ عَلیْه وَسَلم

وثمن جو دیتا گالی برابر آقا بھی دیتے دعائیں سراسر آقا کی میرے یہ ہے شرافت صلی للهٔ عَلیٰه وَسَلَم باتوں ہے آئی دل موم ہوتے اخلاق ایسے که دل جیت لیت واللہ یہ ہے اعجانے سیرت صلی للهٔ عَلیٰه وَسَلَم اپنی غلامی میں داخل وہ کر لیں در پر وہ اپنے مجھو بلالیں تو جگمگائے شعیب اپنی قسمت صلی للهٔ عَلیٰه وَسَلَم تو جگمگائے شعیب اپنی قسمت صلی للهٔ عَلیٰه وَسَلَم سَدِ

#### سوار بهوتو سوارابیا جیست

دل حزیں کو سکوںکہاں ہے لگا ہے بس انتظار ایبا دِیارِ طبیبہ خیال میں جب بسا ہے بے اختیار ایبا

نہ جانے کیوں بڑھتی جارہی ہے یہ بے قراری یہ اشکباری بلالو آقا رہوں گا کب تک ادھر ادھر بے قرار ایسا

مئے محبت غذا ہے میری خمار اس کا دوا ہے میری شراب ہو تو شراب ایسی خمار ہو تو خمار ایسا

زباں بیاں کی حدوں سے باہر خیال وظن کی پہنچ سے باہر مرے نبی کا وقار ایسا مرے نبی کا وقار ایسا

دیار اقدس کا خار مجھ کو گئے ہے پیارا گُلوں سے بہتر وہاں کے گُل کو کہو گئے تم کیا کہ جب وہاں کا ہے خار ایسا براق پر سوئے عرش آقا چلے تو کہنے لگے ملائک سواری ہو تو سواری ایسی سوار ہو تو سوار ایسا

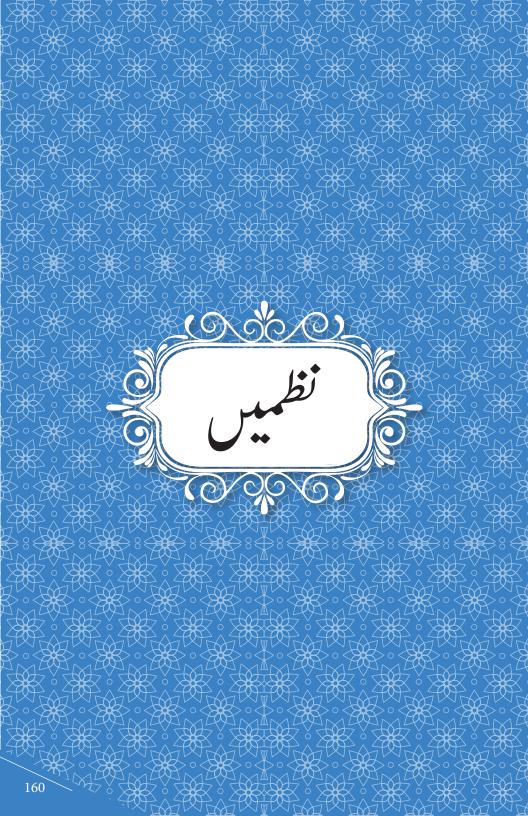
جو جان مانگی تو جان دیدی صحابہ ان پر فدا تھے ایسے کہاں کسی کو ہوا میسر زمانے میں جانثار ایسا

جو راہ حق سے تھے دور وہ خود امام دنیا ہوئے یقیناً جو آپ آئے تو خوب لائے زمانے بھر میں نکھار ایسا

شعیب تجھ کو اگر تمنا ہے سبر گنبد کی ہو زیارت تو خود کو قابل بنالے ایبا تو دل کو اپنے سنوار ایبا

### خيرالورى كانام

ایماں فروز نام ہے خیر الوری کا نام پیغام زندگی ہے مرے مصطفیٰ کا نام سیرت نمی پاک کی قرآن کا ہے عکس قرآن کیا ہے؟ آپ کی اک اک ادا کا نام آماج گاہِ ظلم و ستم تھی یہ کائنات دنیا نے آپ ہی سے تو سیکھا وفا کا نام غار حرا میں آپ عبادت کو جو گئے روش جہاں میں ہو گیا غار حرا کا نام بھولے ہوئے تھے اہل جہاں انبیاء کا دین زندہ ہوا ہی آپ سے ہے انبیاء کا نام شاہان کر و فر ہوئے جاتے تھے سِرنگوں سنتے تھے جب رسول کے ادنی گدا کا نام یہ بھی تو ہیں نبی ہی کی برکات اے شعیب عرفان حق ملا ہمیں اور بیہ خدا کا نام



### صرائے فطرت

اُٹھی ہے دل سے صدائے فطرت کہ تجھ پہجان وجگر مٹاؤں یہی تمنا مری ہے یا رب سخجی پیہ سب کچھ مرا لٹاؤں

مری عبادت مری ریاضت عطا ہے تیری اے میرے مولا کمال میرا نہیں ہے کچھ بھی تو شان اپنی میں کیا جناؤں

یہاں کی راحت نہیں ہے راحت یہاں کی دولت نہیں ہے دولت ہوں اس کی راحت نہیں ہے دولت ہوں کے فاقل کے فاقل کے اپنا مسکن اِسے بناؤں کے فاقل کے فاقل کے ماؤل کے فاقل کے ماؤل کے فاقل ک

جو زندگی مخضر سی لایا وہ گھٹ رہی ہے ہر آن پیم بتا اے ہمدم عمر کے گھٹے یہ برتھ ڈے پھر میں کیا مناؤں

کوئی ہو ناراض کوئی راضی کیا فرق پڑتا ہے زندگی پر رضا تواصلی رضاہے رب کی میں پھراُسی کو نہ کیوں مناؤں

اے میرے مولا اے میرے آقا سوائے تیرے ہے کون میرا تو اپنے درسے نکال دے گر بتا اے شاہا کدھر میں جاؤں

ہماری خاطر بنایا رب نے یہ ساری خلقتِ یہ سارا عالم غلام دنیا کے آگے جھک کر میں خود مقام اپنا کیوں گھٹاؤں

میں بحرِ الفت میں غوطہ زن ہوں کدھر ہے ساحل خبر نہیں ہے مگر ملا ہے سکون ایسا شعیب تجھ کو میں کیا بتاؤں؟

#### مناقب قرآن حكيم

ساری دنیا کے لئے راہ ہُلای ہے قرآں اہل دیں کے لئے قدرت کی عطا ہے قرآں

معدنِ علم و حِگُم مخزنِ اسرار و رموز منعِ رُشد و هدی اور شفاء ہے قرآں

نورِ توحید ہوا برکتِ قرآل سے تمام برمِ امکان کے لئے نورِ و ضیاء ہے قرآل

ہوگئے اہلِ عرب جس کی بلاغت پہ نثار سے قرآں سے قرآں

ہو گئے قوم کے رہبر وہ عرب کے دہقاں سوچ کر تو ہی بتا چیز بھی کیا ہے قرآں ذاتِ حق کا دیا عرفان اسی قرآل نے شک نہیں چشمنہ عرفانِ خدا ہے قرآل

سر گلوں کفر کی طاقت ہو گئی پیشِ قرآں بے شبہ معجزہ ربِّ عُلیٰ ہے قرآں

آندھیاں کفر کی ہر گز جسے گل کر نہ سکیں شانِ اعجاز کا حامل وہ دیا ہے قرآں

حق کا محبوب ہوا قاری قرآں ہے شک اپنے قاری کے لئے آبِ بقاء ہے قرآں

شوق دیدارِ خدا ہو تو تلاوت ہو مُرام مالکِ عرش کا ہیہ جلوہ نما ہے قرآل

رہ گزر ہے نہیں باطل کے لئے جس کے قریب وہ حقائق و معارف کی نوا ہے قرآں تم بھی پڑھ لو ذرا تاریخِ عروج و إدبار قوم کا فلسفہ ہست و فنا ہے قرآل



## بيغام توحيروسنت

جو سر خدا کے در پر دل سے جھکا نہیں ہے اس کے لئے کہیں بھی رب کی رضانہیں ہے

سجدہ کرونم اس کو معبود ہے جو سب کا جھکنے کو در کسی کا اس کے سوانہیں ہے

غوث وقطب سجمی ہیں ادنی غلام رب کے سجدہ ہے صرف اس کو جس کا خدانہیں ہے

در در پہ جو جھکائے ذلت سے اپنا ماتھا رب کی نظر میں کوئی اس سے برانہیں ہے

> پیر و ولی ملنگ سب مختاج ہیں خدا کے پھر بھی جو اِن سے مائگے بید کیا خطانہیں ہے؟

سمس و قمر ملائک ارض وساء و انسال کوئی نہیں ہے ایسا جس کو فناء نہیں ہے

حاجت روا سمجھ کر غیروں کو جو پکارے اس کے لئے جہنم سے کم سزانہیں ہے

نعمت خدا کی کھا کر قبروں پہسجدے مارے تم ہی بتاؤ کیا یہ رب سے جفانہیں ہے؟

> نذر و نیاز سجدے قبروں پہ کرنے والو! نقشِ بُتاں تمہارے دل سے مٹانہیں ہے

ایساک نست عین وایساک نعبند بڑھ قرآل کے اس بیال پر ایمان کیا نہیں ہے؟

> رتبہ نبی ولی کا بڑھادے جو خدا سے ایسوں کو ذرہ کھر بھی خوفِ خدا نہیں ہے

وہ عاشقِ محمد ہرگز نہ ہو سکے گا جس کو بھی یاس ناموسِ مصطفیٰ نہیں ہے

> بدعت کی ظلمتوں سے باہر تو نکلو یارو! بدعت میں ذرہ بھر بھی حق کی ضیاء نہیں ہے

کیا جانے معرفت کے اسرار وہ فریبی جس کو ذرا شریعت ہی کا پیتہ نہیں ہے سنت کی راہِ اکمل تم اختیار کرلو بدعت کی راہ کوئی راہِ شدیٰ نہیں ہے

عشقِ نبی کے دعوے ، بدعت سے بیار ایسا صد حیف کہ نبی سے تجھ کو وفاء نہیں ہے

> ہے بدعتی کو دوری ہر دم شعیب رب سے چہرہ تو بدعتی کا روشن ذرا نہیں ہے

## فضيلت حافظ قرآن

خدا کی تجھ پہ ہے ہر دم عنایت حافظ قرآں بنالے شکر رب ہی اپنی عادت حافظ قرآں

کتابوں میں ساوی یہ کلام حق کا ہے اعجاز خدا ہی اس کی کرتا ہے حفاظت حافظ قرآل

بدل سکتا نہیں اس کا کوئی شوشہ کوئی نقطہ جمع گرچہ ہو اس پر ساری خلقت حافظ قرآں

کہا جائے گا حافظ سے تو پڑھتا اور چڑھتا جا وہی منزل تری جس جا ہو تمّت حافظ قرآں

> جہنم جن پہ واجب ہے وہ بخشائے گا ان کو وال چلے گی تیری رب کے مال شفاعت حافظ قرآل

چکتا تاج پہنیں گے وہاں ماں باپ حافظ کے حدیثوں میں تری ہے یہ فضیلت حافظ قرآں

معانی اور حقائق میں تدبر بھی کیا کرنا قرآن ہے بحرِ علم و گنج حکمت حافظ قرآن

نصیحت ہے مری س لے ، نہ ہوغافل تلاوت سے نکل جاتا ہے دل سے بیہ بہ عجلت حافظ قرآں

شعیب احقر دعا گوہے خدائے ذوالمنن سے اب مجھے محشور کر روز قیامت حافظ قرآں



### نازان نہیں ہوتا

وہ دل اسرار فطرت کے بھی شایاں نہیں ہوتا جو ہردم ذکر حق کے نور سے تاباں نہیں ہوتا

محبت میں خدا کی جو مٹادے اپنی ہستی کو بلا شک اس کو دنیا کا کوئی ارماں نہیں ہوتا

> خدا کے فضل سے حاصل جسے ہومعرفت حق کی وہ سب سے بے خبر ہوتا ہے پر نادال نہیں ہوتا

لٹادے جو خدا پر اپنی دولت اور جوانی کو اسے ہر گز کسی بھی چیز سے حِر ماں نہیں ہوتا

جودل الله کی عظمت سے ہولبریز وہ بے شک ریاضت پر عبادت پر مجھی نازاں نہیں ہوتا شریعت سے بغاوت جو کرے دن رات مستی سے خدا کا وہ ولی ہر گز ارے نادال نہیں ہوتا

حقیقت میں ہے انسال جوخداسے انس پاجائے محض انسال کی صورت سے کوئی انسال نہیں ہوتا

جو دنیا کی فنا کے نقشۂ عبرت کو دیکھا ہو وہ اس دنیا کے ملنے پر کبھی شاداں نہیں ہوتا

> سلوک ومعرفت کی راہ میں لازم ہے قربانی کہ طے کرنا خدا کی راہ کا آساں نہیں ہوتا

جسے اللہ کی تقدیر پر ایمان کامل ہو حوادث پر زمانے کے وہ کچھ جیراں نہیں ہوتا

جو هر در پرجبین اپنی جھکادے اے شعیب اس کا کہوں اللہ کی توحید پر ایمان نہیں ہوتا

# تا تیر محبت اولیاء

اخلاق بدل جاتے ہیں اطوار بدل جاتے ہیں صحبت کے اثر سے بھٹکے انسان سنجل جاتے ہیں

اللہ نے انکو الیی ہیبت و جلالت دی ہے شاہان و سلاطیں کے دل سن سن کے دہل جاتے ہیں

ان خاک نشینوں کی گر لگ جائے نظر ایک لمحہ یک آن میں دل سے سارے ختّاس نکل جاتے ہیں

> گفتار میں ان کی الیی تاثیر بھری ہوتی ہے پھر سے بنے قاسی دل لمحول میں پکھل جاتے ہیں

جب خوفِ خداوندی سے وہ آہ وبکا کر تے ہیں محروم بکا آنکھوں سے دریا ہی ابل جاتے ہیں

تاثیر نظر سے ان کی دنیا کی محبت والے اللہ کی حابت لے کر دنیا کو مسل جاتے ہیں

نظروں میں شعیب انکی میں تاثیر بلا کی دیکھا ناکارہ وبے ماہیہ بھی آکر یہاں چل جاتے ہیں

### انقلاب مصرکے بس منظر میں حصصت

جمهوریت هوئی مصرمین خوار دیکهنا بنت بین اس په دنیامین اغیار دیکهنا

جمہوریت پہہے، بدنما داغ دوستو بیہ شرپسند لوگوں کا کردار دیکھنا مسلم ہیں ہم یہی ہے،قصورا پنامنصفو! قاتل کے ہاتھ دیتے ہو تلوار دیکھنا

اسلام کا ہے دعویٰ، پراسلام سے ہیں دور ہائے صفوں میں اپنی ہیں غدار دیکھنا اعزاز قاتلوں کا ، سزا بے قصور کو کیا احتقانہ ہے ان ، کا معیار دیکھنا

اسلام سےعداوت،تعصب وتنگ دلی اینے دلوں میں رکھتے ہیں انٹراردیکھنا بدروانحدوخيبر، بيسب اپنا تھا عروج اب کس قدر ہے امت بيلا جيارد يکھنا

عالم میں وہ چاہتے ہیں سکیولر نظام ہو یعنی نظام باطل ہو مختار دیکھنا

> اچھابرا مجھنے،نظر چاہئے شعیب احمق مگریہ کہتے ہیں اخبار دیکھنا



# بر م توحیر

برم توحید پھر یک بار سجا کر دم لو اور باطل کے پرنچے ہی اڑاکر دم لو

ظلمتِ کفر وضلالت یہاں چھائی ہے شدید ظلم وطغیان کا سابہ ہے گھنا اور مدید دشنی بغض وعداوت کے ہیں انداز جدید اب نظر ہی نہیں آتا ہے کوئی مرد سعید

برم توحید پھر یک بار سجا کر دم لو اور باطل کے پرنچے ہی اڑاکر دم لو

آج کا دور ہے مسلم کے لئے دور فِتنَ ہر طرف سے ہے مسلمان پر یلغار وُمِکَن ظلم کا دور ہے ، اور ہے مفقود اَمَن اجنبی ملک سالگتا ہے یہ اپنا ہی وَطَن

برم توحید پھر یک بار سجا کر دم لو اور باطل کے پرنچے ہی اڑاکر دم لو

مسجدیں اور مدارس یہاں محفوظ کہاں صنف نسوان کی عصمت بھی ہے پامال یہاں اور محفوظ نہیں ہند میں بچوں کی بھی جال حال گجرات سے یہ بات ہے ظاہر وعیاں

برم توحید پھر یک بار سجا کر دم لو اور باطل کے برخیجے ہی اڑاکر دم لو

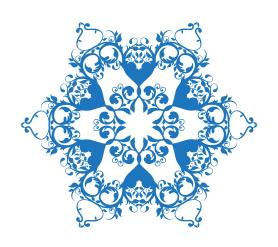
دینِ اسلام سے کھلواڑ یہاں کرتے ہیں اہلِ ایماں سے بڑا بغض وحمد رکھتے ہیں نیز قرآل کی صدافت کو چھپالیتے ہیں میڈیا سے وہ حقائق کو بدل دیتے ہیں

بزم توحید پھر یک بار سجا کر دم لو اور باطل کے پرنچے ہی اڑاکر دم لو لو شعیب اب تو نصیحت ذرا بیدار ہوتم اے جوانو بڑی غفلت میں گرفتار ہوتم اب تو غیرت شخصیں آنی ہے سمجھ دار ہوتم کب تلک سوتے رہوگے ذرا ہوشیار ہوتم برم توحید پھر یک بار سجا کر دم لو اور باطل کے پرنچے ہی اڑاکر دم لو

### دل محو گفتگو ہے جیست

جو بھول جاؤ خود کو دل کا خزاں وہی ہے اللہ سے ہو غفلت تو موتِ جاں وہی ہے ذکر خدا میں ہر دم رطب اللیان رہنا اللہ کے ولی کا اصلی نشاں وہی ہے ظالم کے روبرو جو رکھدے کھری صداقت اسلام کی نظر میں سیا جواں وہی ہے مخفی ہے جس قدر وہ ظاہر اسی قدر ہے آتا نہیں نظر وہ گرچہ عیاں وہی ہے گو ہے سکوت ہر دم مرے لبول پیلین دل محو گفتگو ہے میری زباں وہی ہے

باغ بہشت رضواں ہے بے مثال کیکن حاصل رضائے رب ہو روح جناں وہی ہے مومن کو ہے بھروسہ جب صرف ذاتِ حق پر کیا بات فکر کی ہے جبیاسیاں وہی ہے علم وعمل کی نعمت مل جائے جس کسی کو یوم جزا حقیقت میں شادماں وہی ہے ایمان ومعرفت جو اینے کرم سے آقا دیدو شعیب کو گر تو کامراں وہی ہے



## موت کی یاد

جب برا انسان میں نور حیات ہو گیا فیصل تبھی وقت ممات ٹل نہیں سکتی کسی سے بہ گھڑی اور آگے ہو نہ پیچیے یہ بھی انبیا کو بھی نہ چھوڑا موت نے بادشا ہوں کو نہ بخشا موت نے ہاں مگر اک شخفت المؤمن ہے موت اور بے شک قلب مومن کی ہے صوت موت کے پیچھے بڑے ہیں مرحلے تو رہے تیار جب بھی تو چلے قبر کی ہیں منزلیں مشکل گزار روض کے جنت ہے وہ یا قَعر نار

حشر کی پھر منزلیں ہیں خوفناک ہے گر مومن کی منزل تا بناک موت ہے ہر نفس کو آنا ضرور ہو نہ جا تو بے خبر اے ذی شعور فکر کر موت کی اے بے خبر ہے نہیں باقی یہاں کوئی بشر كرسكو جو خير كرلو تم يهال کام آئے گا یہی تم کو وہاں ہے شعیب اب تو نصیحت بار بار یاد سے تو موت کی رو زار زار

## روح نماز

کیا کرے کوئی بیاں، شان جو رکھتی ہے نماز دینِ حق کا ہے نشاں، رشتہ قدسی ہے نماز کہہ گئے ہیں یہ حضرتِ فخر رسل، شاہ حجاز رونقِ دینِ متیں اور ضیاء مجھی ہے نماز اہلِ دل نے ہے کہا، رازِ محبت ہے عجیب سوزش ینہاں کا اک نالۂ مستی ہے نماز طورِ سَيناء تھا تجلی گہیہ موسیٰ بہیتیں شرُ عِ احمد میں گر روحِ بنجلی ہے نماز صاحب معراج کاروح فزا ہے یہ پیام دیدۂ بینا ہو تو، جلوہ ہستی ہے نماز

وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستان ضلال اس کا مبدا ہے اذال، منزلِ اصلی ہے نماز نکتہ کے نماز منک ہے نماز نکتہ کے مثل ہے یہ بات میری اے شعیب یادر کھ فرمود کر رب کہ " لِیذِ کُورِی" ہے نماز



نو ف: آخرى شعريس آيت ﴿أَقِمِ الصَّلُواةَ لِذِكُوِى ﴾ [سوره ط:] كى طرف اشاره ہے۔

# خطاب نفس

اے نفس تُو نے تو مجھے رنجور کردیا شیطان کو بہت تو نے مسرور کردیا عصیان میں لگا کر یہ کیا تو نے کردیا میرے خدا سے تو نے مجھے دور کردیا مجھکو عبادتوں سے بھی بے دل تو کردیا اس طَرحَ دِل مرا تو نے بے نور کردیا طاعت کو کس قدر تو نے مشکل بنادیا اور لذتِ گناه میں مخمور کردیا کس طور پر مجھے تونے پیھندے میں کرلیا مجھ کو خدا کے یاس تو مقہور کردیا پیش رسول بھی تونے مجھ کو کیا ذلیل اُف کس قدر مجھے تونے مجبور کردیا

فانی کے عشق میں تو نے مجھ کو لگادیا میرے خدا سے مجھکو تو مفرور کردیا دل میں زرَق برَق کی ہے چیزیں بھا دیا مٹی کی پتلیوں سے تو مسحور کردیا حاروں طرف سے مجھکو تو گھیرے میں کرلیا دل سے حقیقتوں کو تو مستور کردیا ہیں کس قدر خدا کی عنایات دیکھ لے! پھر بھی خدا سے تو نے مغرور کردیا پھیلا خدا کے سامنے دستِ دعا شعیب بچتا وہی ہے جس کو وہ منظور کردیا

## فانی کی محبت مجھے در کارنہیں ہے

دنیا کا کوئی یار مرا یار نہیں ہے فانی کی محبت مجھے درکار نہیں ہے

ایمان کی دولت پہ مجھے ناز ہے ہمدم کافر جو کرے طعن تو کچھ بار نہیں ہے

پڑھکر بھی ہیں بیکار بہت اہلِ زمانہ قرآن جو پڑھانے تو وہ بے کار نہیں ہے

سامانِ ہدایت جسے حاصل ہے یہاں پر سامانِ ریاست کا طلبگار نہیں ہے

اربابِ سیاست نے ہمیں مار کھلائی ان میں کوئی ملت کا وفادار نہیں ہے لڑتے رہے ہم ملک کو آزاد کرانے افسوس کہ تم کو ذرا اقرار نہیں ہے

ملت کو بھلاکر جو سیاست میں جگہ لے ملت کی قیادت کا وہ حقدار نہیں ہے

اخلاق وشرافت سے ہے اسلام کی عظمت ملت میں گر آج وہ کردار نہیں ہے

اسلام کی دعوت میں اذانوں کو دخل تھا پر آج اذال کچھ بھی اثر دار نہیں ہے

جو قوم امامت کے لئے تبھیجی گئی تھی صدحیف کہ وہ اس سے خبردار نہیں ہے

ملت کے مسائل میں جو کوشاں نہیں قائد عزت کے مناصب کا سزا وار نہیں ہے قرآن کے پاروں میں تدبر بھی کیا کر افسوس کہ دل ہی تیرا بیدار نہیں ہے

کہتا ہے زمانہ تخیے دشمن سے ہے خطرہ وکھتا مجھے اپنوں میں وفا دار نہیں ہے

سازش کا شعیب اب ہے بچھا جال جہاں میں افسوس کہ امت ذرا بیدار نہیں ہے ۔

### تر الكين تحفيه سالكين جيست

اصلاح کی ہو خواہش تو تم یہ کام کرلو اول قدم په خود کو رب کا غلام کرلو تم ذکر و فکرِ رب میں تن من سبھی لگادو غفلت کی زندگی کو خود پر حرام کرلو مخفی رہے نہ تم سے رازِ حیات قلبی بیخ کا تم گناہوں سے اہتمام کرلو اخلاق کو سنوارو، عادات کو بنالو اس کے لئے صحیح و محکم نظام کرلو شیطان کی وجہ سے رستہ یہ پُر خطر ہے چلنے کو ایک رہبر کا انتظام کرلو خواہش اگر ہو تم کو محبوب رب بنو تم جاری زباں پہ اپنی مالک کا نام کرلو

حاصل ہو نیک صحبت اس کا دھیان رکھنا صحبت سے تم برُول کی یک دم سلام کرلو سالک بغیر تقوی رہتا نہیں ہے زندہ یہ بات دل میں رکھ کر اصلاح تام کرلو اللہ سے تعلّق اس راہ کا ہے مقصد اس کے حصول میں تم کوشش تمام کرلو ملتی نہیں ہے یونہی اللہ کی محب اس کے لئے ریاضت تم صبح و شام کرلو ناکام ہے یہاں پر لذّات کا پجاری خود پر حرام تم ہی مینا و جام کرلو باتا نہیں خدا کو جو نفس کا ہو تابع نفس شرری و سرکش کی روک تھام کرلو یہ عرض مخلصانہ احقر شعیب کی ہے اس کا تضیحتوں میں تم انضام کرلو

# فكريوم محشر

کہاں موت سے مفر ہے کسی نفس کو یہاں پر ہو کوئی بڑا یا چھوٹا کوئی دارا یا سکندر نہیں موت سے ہے بڑھ کر کوئی خوفناک منظر اسی دن کی فکر بچھ کو رہے رات دن سراسر

تخھے چھوڑ کر ہے جانا نیہیں ساری دولت و زر تبھی موت کا دھیاں کر بھی فکر یوم محشر

نہیں ساتھ تیرے آتا کوئی مال وساز وساماں نہ پرائے اور خوشیاں نہ پدر پسر نہ یاراں تن تنہا ہی ہے جانا تھے قبر میں اے ناداں تیرےساتھ صرف ہول گے تیرے نیک وبڈل وال

تختبے چپوڑ کر ہے جانا نیہیں ساری دولت و زر تبھی موت کا دھیاں کر تبھی فکر یوم محشر ذرا قبر کو بھی سوچوکہ ہے کس قدر وہ وریاں اسی قبر میں ہے سونا نہ بسترے نہ دیواں تیرے نیک گرممل ہوں تو یہی تیرا گلستاں برے گرممل ہوں تیرے یہی ہوگی قعر نیراں

تحجیے جیور کر ہے جانا یہیں ساری دولت و زر

تبھی موت کا دھیاں کر تبھی فکر یوم محشر

سبھی لوگ روز محشر بڑے بے قرار ہوں گے جو برائی کی تھی اس پر سبھی شرمسار ہوں گے وہاں انبیاء تلک بھی بڑے دل فگار ہوں گے

نہ وہاں قرین ہوں گے نہ توغم گسار ہوں گے تجھے چھوڑ کر ہے جانا پہیں ساری دولت و زر

. تجھی موت کا دھیاں کر تبھی فکر یوم محشر

> سبھی نیک و بدعمل کا بخدا حساب ہوگا کسی کو عذاب ہوگا کسی کو تواب ہوگا وہاں بدعمل نہ ہرگز کبھی کامیاب ہوگا اے شعیب صرف مؤمن وہاں باریاب ہوگا

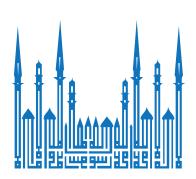
> > تخفیے جیموڑ کر ہے جانا یہیں ساری دولت و زر

مجھی موت کا دھیاں کر مجھی فکر یوم محشر ۔۔۔۔۔

## بھلائی نہیں رہی

لوگوں میں نام کو بھی بھلائی نہیں رہی کونسی معاشرہ میں برائی نہیں ہر طرف ہے معاصی کا سیاب اس قدر اچھی بری جگہ کوئی خالی نہیں رہی ہے کثرتِ گناہ کی دنیا میں یہ سزا عينِ شاب ميں جھی جوانی نہيں رہی برباد کھیل کود میں ہوتے ہیں نو جوان ان کی سوچ بھی کوئی عالی نہیں رہی شکوه کروں کیا آج میں غیروں کا دوستو! الفت تو دوستوں میں بھی باقی نہیں رہی اپنائی جب سے ہم نے تکلف کی زندگی رشتوں میں بھی خلوص شعاری نہیں رہی

چھوٹی سی بات پر ہے لڑائی بڑی بڑی اپنوں میں اپنوں میں تک کریم مزاجی نہیں رہی حاصل کلام بچھ کو بتاتا ہوں اے شعیب اللہ ہی کی دل میں بڑائی نہیں رہی



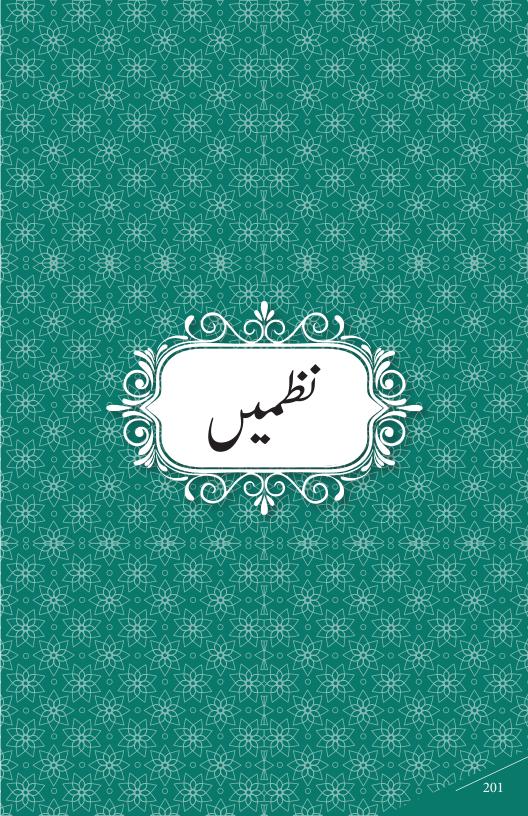
## قیادت نہیں رہی

ہر چیز پر جھکیں یہ عادت نہیں رہی دل میں کسی بھی غیر کی عظمت نہیں رہی شیرازہ منتشر ہے مسلماں کا ہر جگہ باقی دلوں میں اب کوئی وحدت نہیں رہی غارت گری کا گرم ہے بازار ملک میں انسان کی تو اب کوئی قیمت نہیں رہی دہشت کے ہیں مُہیب سے بادل جگہ جگہ لوگوں میں اب تو کوئی شرافت نہیں رہی استاد کا ادب وہ فراموش کر گئے قسمت میں جن کی کوئی سعادت نہیں رہی ورزش کی سی نماز وہ بڑھتے ہیں دوستو کهه دو که پیه نماز عبادت نهیں رہی ملت کو ڈگمگاتے زمانہ ہوا شعیب کیوں کہ ہماری کوئی قیادت نہیں رہی

## اعتبار اب کھوتے گئے

حیف ہے وہ اعتبار اب کھوتے گئے حجموٹ کو پیج حق کو باطل کہتے گئے رات کو دن میں تو ہر گز کہہ نہ سکا اس لئے تو گالیاں ہم کھاتے گئے ہاتھ ہم نے دوستی کا ان کو دیا ہر جگہ وہ ہاتھ ہم کو دیتے گئے ان کی داڈھی پر بھروسہ ہم نے کیا آڑ میں اس کی ہڑپ وہ کرتے گئے داد دیجے عقل کی صحت کے لئے زہر بھی کچھ کچھ دوا میں لیتے گئے قاتل انسانيت تجھي يي يم ہوا ہند کی تاریخ ہم یہ لکھتے گئے آہ جو مظلوم نے کی کیڑا گیا اور ظالم دندناتے کھرتے گئے راہ میں خطرے نظر تو آئے بہت جب چلا آگے تو خطرے ٹلتے گئے اے اے شعیب آباد جس نے دل کو کیا اس کے دل سے سارے پردے اٹھتے گئے اس





# الاران ك عقبيدا

### به خدمت حضرت اقدس مرشدی مولا نی مولا نا مثما ه ابر ار الحق صاحب دامت بر کاتیم (خلیفه اجل حضرت تفانوی وناظم مجلس دعوة الحق بردوئی)



نوں نے احقرنے پنظم حضرت والا علیہ الرحمہ کی بنگلور تشریف آوری کے موقعہ پر الکھی تھی ، اور جامعہ سے العلوم میں آمد کے وقت بطور استقبال پیش کیا جانا طے کیا گیا تھا گر حضرت والا کی طبیعت کے اچانک ناساز ہوجانے کی بنا پر آپ کی ممبئی واپسی ہوگئی اور پنظم پکی خدمت میں پیش نہ کی جاسکی ، اب حضرت کے وصال کے بعد اس کوشائع کیاجار ہاہے۔



حضرت ابرار کا دربار ہے یہ پُر جلال سب کو ملتا ہے جہاں عرفان کا آبِ زلال لڑ کھڑاتے ہیں جہاں بادشاہوں کے قدم وہ یہی دربار ہے ابرارِ حق کا پُر جلال آپ کی سیرت ہے عکس سیرت فخر رسل اور صورت آپ کی ہے نازشِ حسن و جمال ہں جمالی بھی جلالی بھی بحسنِ امتزاج آپ کے اس وصف سے شرمندہ ہیں تمس وہلال اک نظر بھی آپ کی ہے کیمیائے لاجواب آگئے جس سے ہدایت پر بسا بے دین وضال مصطفیٰ کی سنتوں کا رات دن چرچا ہے یاں اور ہے تصحیح قرآں کا نظام بے مثال فکرِ امت آپ کی ہے ایک وجبر امتیاز انتاع شرع وسنت آپ کا رازِ کمال

حضرتِ اشرف کے سیے اور آخر جانشیں اور ہیں اسلاف کے وہ ترجمان بےمثال سالكين راهِ حق اور عارفينِ ذاتِ حق کردیا سب کو رموز عشق وعرفاں سے نہال آپ کی سیرت ہے عکس سیرت فخر رُسل اور صورت آپ کی ہے نازشِ حسن و جمال اک نظر بھی آپ کی ہے کیمیائے لاجواب آگئے جس سے ہرایت پر بسا بے دین وضال مصطفیٰ کی سنتوں کا رات دن چرچا ہے یاں اور ہے تصحیح قرآں کا نظام بے مثال فکر امت آپ کی ہے ایک وجبر امتیاز انتاعِ شرع وسنت آپ کا رازِ کمال حضرتِ اشرف کے سیح اور آخر جانشیں اور ہیں اسلاف کے وہ ترجمان بےمثال

سالکین راہِ حق اور عارفین ذاتِ حق کردیا سب کو رموزِ عشق وعرفال سے نہال علم کامل، زہروتقو کی عشق وعرفال لاجواب آپ کے اوصاف سے ہیں چند یہ سنِ خصال ہے دعاء میری خدائے دوجہال سے اے شعیب آپ سے ہو رشتہ انس وعقیدت لازوال



به خدمت حضرت اقدس فقیدالاسلام مرشدی مولائی حضرت مولانا مفتی مرضل مسمن مفتی مرضل ماحب رحمة الله علیه ناظم اعلی مظاہر علوم وقف، سہار نپوریویی دے رہا ہوں حاضری میں باخلوص واحترام بندہ مسکین ہوں میں اور اک ادنی غلام

حضرت شا ہ مظفر کا ہے ہے دربار عام طالبین حق کو ملتا ہے یہاں عرفاں کا جام

بح میں عرفانِ حق کے غرق ہیں وہ رات دن واقفِ اسرارِ دین وعارفِ ربّ انام

آپ کی ذات گرامی جامع وصنِ کمال ہر ادا ہے آپی شرع متین کا اک پیام

بین فقیه ومفتی وعالم محدث لاجواب مصلح امت ولی باصفا شیخ وامام

آپ کی صورت وسیرت آپ کا طور وطریق ہے عیاں سب سے کہ بے شک وہ نبی کے ہیں غلام

نرم خوئی انکساری اور صبر بے مثال خوبیاںسب ہیں جمع ان میں علی وجہ التمام

آپ ہیں شان ولایت آپ ہیں شمس العلوم آپ کے ہے ہاتھ میں علم وولایت کی زمام زمد وتقوی آپ کا ضرب المثل ہے۔ دوستو ہر ادا ہی آپ کی ہے۔ لاجواب ولا کلام

آپ کے اوصاف ہیں اک بحر ناپیدا کنار ہو نہیں سکتا بیان ان کا مکمل اور تام

جوتعلق حضرت اقدس سے ہے تجھکو شعیب ہے دعا میری رہے بیہ تادمِ آخر مدام



بروقه افتتاح دورهٔ حدیث نثریف در جامعها سلامیه سیخ العلوم، بنگلور بتاریخ: ۲۷رشوال ۱۴۳۵هجری مطابق:۲۲۷راگشٹ (۲۰۱۴ء

### ہر جاخوشی کی لہرہے اہل فہوم میں 🔷 جاری ہوئی حدیث مسیح العلوم میں

مدّت سے انظار تھا جس دن کا آگیا رحمت کی بدلیاں لئے وہ سب پہ چھا گیا فرح و سرور سب کے دلوں میں سا گیا سیح خدا کا شکر، بیہ موقع دیا گیا

### ہر جاخوشی کی لہرہے اہل فہوم میں 🔷 جاری ہوئی حدیث مسیح العلوم میں

محفل پہ چھائی باد بہاری ہے دوستو آغاز آج درسِ بخاری ہے دوستو محفل اسی لئے بیہ سنواری ہے دوستو بینک بیہ کل جہان پہ بھاری ہے دوستو

### ہر جاخوشی کی لہرہے اہل فہوم میں 🔷 جاری ہوئی حدیث مسیح العلوم میں

حضرت عقیل جشن کے ہیں میرِ کاروال آمد سے آپ کی ہے یہاں نور کا سال استاذِ محترم مرے ہیں دین کا نشال علم و عمل خلوص کا پیکر ہیں ہے گمال

### ہر جاخوشی کی لہرہے اہل فہوم میں 🔷 جاری ہوئی حدیث مسیح العلوم میں

مند نشیں ہیں حضرتِ مفتی سعید یاں تقوی صفت ہیں ، علم کا ہیں بحرِ بے کرال اسلاف کے نقوش ہیں اُن میں رواں دوال در جہال درسِ حدیث اُن کا ہے مقبول در جہال

### ہر جاخوشی کی لہرہے اہل فہوم میں 🔷 جاری ہوئی حدیث مسیح العلوم میں

آئے یہاں ہیں حضرتِ سجاد ذی وقار آئے مہاں کی ہم کو ملا عوُّ و افتخار گُنج علوم کہہ دول یا امت کے غم گسار عالم میں جاری فیض ہوا اُن کا بے شار

### ہر جاخوشی کی لہرہے اہل فہوم میں 🔷 جاری ہوئی حدیث مسیح العلوم میں

میخانہ ہے ہی شاہِ ولی دہلوگ کے نام میخانہ ہے مدینہ کی یہاں دیوبند کا ہے جام قاسمؓ رشیدؓ کی ہے نوا تھانوی نظام خوشا کہ ہیہ شعیب اکابر کا ہے غلام خوشا کہ ہیہ شعیب اکابر کا ہے غلام

ہر جاخوشی کی لہرہے اہل فہوم میں جاری ہوئی حدیث مسیح العلوم میں

### ترانهٔ مدارس اسلامیه جیست

ہم طالبِ علم قرآں ہیں،ہم حاملِ دین یز داں ہیں ہم خادم ملک وملت ہیں،ہم داعی دین وایماں ہیں

یہ کم نبوت سے روش، ملت کا منارِ عظمت ہے بید ین الہی کا قلعہ ، امت کا متاعِ شوکت ہے اربابِ نظر کی نظروں میں مسلم کا نشانِ عزت ہے بیعلم ومل کا گہوارہ ، ہم سب کی دلیل ِ رفعت ہے بیعلم ومل کا گہوارہ ، ہم سب کی دلیل ِ رفعت ہے

ہم طالبِ عِلْمِ قرآں ہیں،ہم حاملِ دین یز داں ہیں ہم خادم ملک وملت ہیں،ہم داعی دین وایماں ہیں

کھلتاہے کیہیں کے درسوں سے توحید کارازِ سربستہ ملتاہے کیہیں سے طالب کو ، عرفانِ اللی کا رستہ اسرارِحیاتِ جاویدان، پاتے ہیں یہاں کے وابستہ اسلاف کی زندہ سیرت سے، ہوتاہے یہاں قائم رشتہ

### ہم طالبِ عِلم قرآں ہیں،ہم حاملِ دین یز داں ہیں ہم خادم ملک وملت ہیں،ہم داعی دین وایماں ہیں

یہ کارگے روحانی ہے، بنتی ہے یہاں روح انساں تعمیر گے ایمانی ہے، ملتا ہے یہاں کامل ایماں تعمیر یہاں پر ہوتا ہے ، اخلاق وشرافت کا سامال بنتا ہے یہاں کی حکمت سے، سودائے جہالت کا در ماں

ہم طالب عِلم قرآں ہیں،ہم حاملِ دین یز داں ہیں ہم خادم ملک وملت ہیں،ہم داعی دین وایماں ہیں

مٹتی ہے یہیں سے مگراکر، ہر ظلمت کفر و طغیانی و بیانی و ریانی شوکت سے ، ہرفتنۂ مخش و عریانی مخصکتا ہے اسی جا آکر وہ، مغرب کاغرور نادانی ناکا م یہیں پر ہوتا ہے ، ہر مکرو فریب شیطانی

ہم طالبِ علم قرآں ہیں،ہم حاملِ دین یزداں ہیں ہم خادم ملک وملت ہیں،ہم داعی دین وایماں ہیں تفسیر سے یاں کی قرآں کا، اعجاز نمایاں ہوتا ہے تفہیم سے یاں کی سنت کے، انوار کافیضاں ہوتا ہے حقّا کہ فضاؤں میں یاں کی، انساں بھی انساں ہوتا ہے پہاں جو بھی طالب، وہ دین پینازاں ہوتا ہے

ہم طالب عِلم قرآں ہیں،ہم حاملِ دین یز داں ہیں ہم خادم ملک وملت ہیں،ہم داعی دین وایماں ہیں

نسبت ہے میں حاصل بے شک ، اصحاب نبی کے صُفّے سے پایا ہے یہاں حسّہ ہم نے ، انوار نبی کے ورثے سے ماتا ہے یہاں قدوہ ہم کو، افکار نبی کے نقشے سے ہم طرزِ عمل یاں پاتے ہیں ، اخلاقِ نبی کے اُسوے سے ہم طرزِ عمل یاں پاتے ہیں ، اخلاقِ نبی کے اُسوے سے

ہم طالبِعلم قرآں ہیں،ہم حاملِ دین یز داں ہیں ہم خادم ملک وملت ہیں،ہم داعی دین وایماں ہیں

نغمات زباں پرقرآں کے، ہرسُو ہیں یہاں گلزاروں میں چرچے ہیں نبی کی سنت کے، ہروقت یہاں کی برموں میں ہیں نور کی کرنیں جھا ئی مجسوس یہاں کے ابروں میں اصلاح کا ساماں بنتاہے، ہرگام یہاں کی فکروں میں

### ہم طالبِ عِلم قرآں ہیں،ہم حاملِ دین یز داں ہیں ہم خادم ملک وملت ہیں،ہم داعی دین وایماں ہیں

گلزارِ حکیم الامت ہے ،یہ وادی علم عرفانی تذکار مسے الامت ہے،یہ بزم طریق روحانی اس گلشن علم وعرفال کی،ہر شاخ وکلی ہے مسانی ہے جاس کا ایمانی

ہم طالبِعلم قرآں ہیں،ہم حاملِ دین یزداں ہیں ہم خادم ملک وملت ہیں،ہم داعی دین وایماں ہیں

تاریخ بہیں سے بنتی ہے، محبوب خدا کے مستوں کی پلٹن بھی بہیں پرستی ہے ، اسلام پر مٹنے والوں کی آباداسی گلشن میں ہے ، یک قوم خدا کے بیاروں کی حاصل ہے شعیب اب مجھ کو بھی نسبت ذراان فرزانوں کی

ہم طالبِ علم قرآں ہیں،ہم حاملِ دین یزداں ہیں ہم خادم ملک وملت ہیں،ہم داعی دین وایماں ہیں

### تسرانته جامعه اسلامیه مسیح العلوم

چمن زار علم دین مین العلوم ہے وہ افلاک علم دین پہمثلِ نجوم ہے العام علم کا سے شاکل

مسیح العلوم علم کا یک شاہکار ہے نقوشِ سَلَف کی ایک حسیس یادگار ہے جو باطل کو کردے پاش، وہ حق کی بکار ہے جسے اہلِ معرفت میں ملا اعتبار ہے

چمن زار علم دین مسیح العلوم ہے وہ افلاک علم دین پہمثلِ نجوم ہے

کتاب و سنن ہیں مصدر دَستورِ جامعہ علومِ سَلَف ہیں ماخذِ منشورِ جامعہ علومِ سَلَف ہیں ماخذِ منشورِ جامعہ ہوا ہے اسی بنا یہ یہ منظور جامعہ ہوا ہے اسی بنا یہ یہ منظور جامعہ

چن زار علم دین مسیح العلوم ہے وہ افلاک علم دین پہمثلِ نجوم ہے یہ تاریخ علم دین کا شہ پارہ ہے جناب

یہ علم و عمل ، خلوص کا گہوارہ ہے جناب

یہ اسلام کے پیام کا مینارہ ہے جناب

ہدایت و معرفت کا یہ فوارہ ہے جناب

چمن زار علم دین مسیح العلوم ہے وہ افلاک علم دین پہ مثلِ نجوم ہے

یہ طُلَّابِ عَلَم دیں کا ہے میخانہ دوستو

میں باخدا کا ہے پیانہ دوستو
خدا ہی کا آئے گا یہاں دیوانہ دوستو
وہی جو مٹادے خود کو وہ پروانہ دوستو

چن زار علم دین مسیح العلوم ہے وہ افلاک علم دین پہمثلِ نجوم ہے

یہ امت میں ہے علوم و معارف کا پاسبان جو تبلیغ و تزکیہ کا ہے مرکز بلا گمان ہے گفاظ و عالموں کی یقیناً ہے آن بان ہرایت کا ہے نشان، صدافت کی ہے زبان

چن زار علم دین مسیح العلوم ہے وہ افلاک علم دین پہمثلِ نجوم ہے

شریعت و دین کا ہے یہاں چرچا صبح و شام ہے زندہ اِنھی اداروں سے انسانیت کا نام یہاں بیار کا سبق ہے یہاں رحم کا پیام در و بام بھی یہاں کے ہیں درس وفا سلام

چن زار علم دین مین العلوم ہے وہ افلاک علم دین پہمثلِ نجوم ہے

مسیح العلوم اُوجِ ترقی پپ ہو سدا ہو فیضان اس کا عام زمانے میں جابجا یہاں کی چہار دانگ عوالم چلے صدا دعاء ہے شعیب کی بیر، نو منظور کر خدا

چن زار علم دین مسیح العلوم ہے وہ افلاک علم دین پہ مثلِ نجوم ہے

